الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمّیٰ بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

۱۳۱۲ھ

مصنفہ حضرت عالم اہلسنت مد ظلہ العالی

جسمین پیشوائے وہابیہ وغیرہ وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال
ضلال کا کلمات کفریہ ہونا تصریحات ائمہ معتمدین وعلمائے
دین سے ثابت فرما کے پھر بکمال احتیاط فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر
نہین کرتے

سل السیوف الہندیہ مین اونکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے
اسمین ستتر بیان مین آئے

مع رسالہ مسمّیٰ بنام تاریخی

صمصام سنیت بگلوئے نجدیت

۱۳۱۲ھ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب
حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالایادی

جسمین پیشوائے وہابیہ کے سات کفریات سے بعض حضرات وہابیہ [illegible]

حسب فرمایش مجلس علمائے اہلسنت

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی مین چھپا

بار دوم بہتر از اول — ۱۰۰۰ جلد — قیمت مع محصول ۲؎
ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۲۰ھ

فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

(باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم

الحمد للہ ثبات ضلالت وہابیہ میں یہ مبارک رسالہ جس میں انکے پیشوا کی کتابوں سے اوسکے اقوال و کتب ائمہ علما سے اونپر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات ہیں مسمّی بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

۱۳۱۲ھ

از تصانیف جلیلہ عمدۂ تحقیقات انیق و تالیفات فاخرہ مجدد مأتہ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی عمّ فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں طبع ہوا

۲

۳۷۲۴۰

الف ۲۵

الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالےٰ ۲۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اوسے مشرک بتاتے ہیں دہلی والا اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق وغیرہ ونذیری و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُنپر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل[۱] رسولہ شاھدا و مبشرا و نذیرا[۲] لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ کا بیجانکم ولسانکم فجعل تعظیمہ وتوقیرہ وتعزیرہ وتعزیرہ ھو ارکن الرکین لدین کم الحق وایمانکم

[۱] یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی باتوں پر مشتمل ہے بغیر فائدہ کے لیے اون آیات اور زبان اردو میں ان ہدایات کیطرف اشارہ مناسب آیت اولی انا ارسلنٰک شاہدا[۲] ومبشرا ونذیرا ہ بیشک ہمنے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈرسنا تا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈرسنا ؤ۔ اور جب وہ شاہد گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال ون کے سامنے ہوں طبرانی کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ بیشک اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی تو مین دیکھ رہا ہون اوسے اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہی جیسے یہی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ [۲] آیت ۲ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ یہ رسول کا بھیجنا کسلیے ہی خود فرماتا ہی اسلیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو انکی تعظیم مین کلام کرے اصل ایمان کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالی ۱۱

عدو مزنی توزنہ کرنا بن معیتن ۱۲ منہ

وحرم علیکم[لله] ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون بحبط اعمالکم۔ وجعل[لله] طاعته طاعته وبیعته[لله] بیعته فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم یده سبحانکم۔ وقرن[لله] اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء[لله]

ط۱ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولاتجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون ○

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازین نبی کی آواز پر اور اوسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس مین ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہین تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائین اور تمھین خبر نہو امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ط۲ آیت ۴ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے رسول کی اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی ۱۲ ط۳ آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہین اللہ کا ہاتھ ہے انکے ہاتھون پر ۱۲ ط۴ اللہ عزوجل نے بیشمار سورمین اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملا کہین اصل شان اپنی تھی اُسمین حبیب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہین اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تھا اُن کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آیندہ کی آٹھ آیتین اسیکے بیان مین مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مد ظلہ ط۵ آیت ۶ اغنٰہم اللہ ورسوله من فضله انھین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والایتاء و رجاء العطاء و التقدیم و القضاء و المحادۃ و الارضاء

سلہ آیت ۷ ولو انھم رضوا ما اٰتٰھم اللہ و رسولہ و قالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اُسپر جو اُنھین دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمین اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمین اللہ اپنے فضل سے اور اوسکا رسول ۱۲ سلہ آیت ۸ یایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ سلہ آیت ۹ ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ۵ نہین پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ و رسول کوئی بات اون کے معاملے مین ٹھہرا دین تو اُنھین اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہو بہک گیا ۱۲ سلہ آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ و الیوم الاخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم تو نپائیگا اونھین جو ایمان لاتے ہین اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہون ۱۲ سلہ آیت ۱۱ واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین ۵ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ و رسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم ۵ اللہ و رسول زیادہ مستحق ہین اسکے کہ یہ لوگ اُنھین راضی کرین اگر ایمان رکھتے ہین کیا اُنھین خبر نہین کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اُسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمین ہمیشہ رہیگا اور یہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنعم والایذاء فی قرآنکم ورفع شانہ وعظم مکانہ فی زمرۃ

عن اسمہم عندہ الا فما کان لیؤمن بمبینا تکم لا تجعلون الحی

کالاد والدم کالمسک ۲ و تجعلون الحرف کیحا بکم

فمن ھذا کم ربکم ان لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم

کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطان

وقال للذین ارسلوا السنتہم فی شانہ العظیم

لہ آیت ۱۴ ۲ اذا نصحوا للہ ورسولہ جب خالص ہوئین اللہ ورسول کے ساتھ ۱۲ لہ آیت ۱۳ ۱۲ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور رسول کو اللہ نے اون پر لعنت کی دنیا و آخرت مین اور اون کے لیے تیار کر رکھی ذلت کی مار یہ معاملہ خاص حبیب کا ہی اللہ کو کون ایذا دیسکتا ہی مگر یہان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے ہی ساتھ قرار پایا ہی ۱۲ لہ یعنی جب تم خود گنگ ہوتی خون کو مشک جیسی کو پھول کی طرح نہین سمجھتے تو رسول کے معاملے کا اوس پر کیا قیاس کرتے ہو یہان تو کوئی نسبت ہی نہین ہوسکتی جب اونکے ابن کرم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین لا تقیسونی باحد و لا تقیسوا علی احدا مجھے کسی پر قیاس نکرو نہ کسیکو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے و اللہ اکبر ۱۲ لہ آیت ۴ اہی کہ رسول کا پکارنا اپنے مین ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے مین باپ اور مولی اور بادشاہ سب آگئے اسلیے علما فرماتے ہین نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہی اگر روایت مین مثلا یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مین دیکھیے ۱۲ منہ

سلم
ابالله وآیته ورسوله کنتم تستهزءون ۝ لاتعتذروا قد

ف۱ یہ آیت ۵ ا ہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہو عذر کرینگے اور بولے ہم تو یونہین آپس مین
ہنستے تھے اللہ تعالے نے فرمایا قل ابالله وآیته ورسوله اے نبی تم فرما دے کیا
اللہ اور اُسکی آیتون اور اُسکے رسول کے معاملے مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر
ہو چکے ایمان لاکر **اقول** اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے **اوّل** یہ کہ جو رسول کی شان مین
گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو کلمہ گوئی
اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی **دوم** یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ زبان سے
جب وہ کلمہ پڑھتا ہی اور اوسکے ذہن کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر
کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہی جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہین ایمان بھی
زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا
اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل مین اس گستاخی کا
معتقد نہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے اور اسی پر رب العزة فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے
اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقة اللمعا علی سامنطق بالکفر طوعا
مین ہے **سوم** کھلے ہوئے لفظ مین عذر وتاویل مسموع نہین آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گڑھو
تم کافر ہوگئے **تنبیہ** یہان اللہ عزوجل نے انھین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے
مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان اُن کے کفر سابق ومخفی کی بحث نہین کہ
قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین
تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

کفرتم بعد ایمانکم ۱ فیہا ۲ ایہا المنافقون المردۃ ۲ انما سبقوا الرز ۲ کبیر

۲ ان مدح الرسول لہ مدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم ۳ قد بدت البغضاء

---

۱ نفاق دو قسم ہے عقیدی و عملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ جامعہ مسمی
بہ انباء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ عزیزہ سے اوسکے وجوہ
وصور کو ظاہر کیا جو اُس رسالے کے غیر مین مجموعا نملینگے وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجیے ۱۲ منہ

۲ اللہ فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ
فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی
تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اُسمین بھی کمی کرو انا للہ وانا الیہ
راجعون ۰

۳ قال اللہ تعالے قد بدت البغضاء من افواہہم وما تخفی صدورہم
اکبر قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ۰ ہا انتم اولاء تحبونہم
ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتب کلہ واذا لقوکم قالوا امنا واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم
بذات الصدور ۰ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی اُن کی باتون سے اور وہ جو اُن کے دلون مین دبی ہے
اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرما دین تمھارے لیے نشانیان اگر تمھین سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھین چاہتے ہو اور وہ تمھین نہین چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تمسے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین جب تنہا ہوتے
ہین تو تمپر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرما دے مرجاو گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار
کیساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

من افواههكم وما تخفی صدورکم اکبر والله مخرج اضغانکم استحوذ
علیکم الشیطن فانساکم ذکر الله وتعظیم الرسول وقد نطق القرآن
بخذلانکم وادفاء کم الشیطن نفطا من شینه وثناء کم
التدویر من دائرة نون نه فارالکم تقویة الایمان فی تفویت
ایمانکم ما کان الله لیذر المؤمنین علی ما انتم علیه
حتی یمیز الخبیث من الطیب وما الله بغافل عن کفرانکم
فلا ورب محمد لا تؤمنون حتی یکون احب الیکم من
والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم
صلی الله تعالی وبارک وسلم علیه وعلی اله الکرام وصحبه
العظام وخادمی سنته القیام بدفع بغیکم وطغیانکم
ودرفاحبه الصادق فی غایة الاعظام وادامة ذکره الی یوم
القیام وان کان فیه رغم انوفکم واسخان اعیانکم آمین
یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العلمین وصلی الله تعالی
علی سیدنا ومولانا محمد واله وصحبه اجمعین

لہ قال الله تعالی استحوذ علیهم الشیطن فانساهم ذکر الله اولئک
حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون ٥ غالب آگیا اونپر شیطان سو
بھلا دی اُن کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہین سنلو شیطان ہی کے گروہ نقصان مین ہین یہ کلام
مرشد طیبہ نے وہابیہ کے حق مین یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری مین انکا قرن الشیطان ہونا ثابت ۱۲ منہ

بلا شبہہ وہابیہ مذکورین اور اون کے پیشواے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم
اور حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام ان پر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر اونکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اون کو نافع
نہین ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جب کہ اوسکا قول یا فعل اوسکے دعوے کا مکذب ہوگیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ بھی ادا کرے باینہمہ خدا اور رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
رسول وقرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدہ مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوسکے کام آسکتا ہی
ہرگز نہین ہم ابھی حاشیہ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کرچکے **درمختار**
مطبع ہاشمی ص ۳۱۵ اتیانہ بھما علی وجه العادة لم ینفعه ما لم یتبرأ ترجمہ
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اوس کفری بات سے توبہ نہ کرے
انکے مذہبی عقیدون ان کے پیشواے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ ہین جنکی
تفصیل کو دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین (جسے یہ لوگ
معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہین) اپنا اور
اپنے سب پیرون کے کھلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہی مین پہلے انکا وہ **اقراری**
کفر نقل کرون پھر بطور نمونہ صرف ستر کفریات ان کے اور لکھون **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جب تک لات وعزی کی پھر پرستش نہو [illegible] وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانون کو اٹھالیگی جسکے دلمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

وہ اٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر رہجائینگے پھر ہنود کی بو جا بدستور جاری ہو جائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی
اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمین ہوگا
ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجائینگے وہی لوگ کہ جن مین کچھ بھلائی نہین ہو
پھر جاوینگے اپنے باپ دادون کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی
صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
بعد آئیگی **تقویۃ الایمان** مین حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اوسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵
نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسےٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کریگا اسکو پھر بھیجیگا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمین ذرہ بھر
ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اوسکو یا اینہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا
سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح
کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبون وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے
کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پروا نہ کی
کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمین رائی برابر
بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا مین نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہین تو یہ شخص خود اور اسکے
سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہین الگ بستے ہین یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ
کافر پکے بت پرست ہین یہ خود انکا اقراری کفر تھا اب گنیے کہ علمائے کرام فقہائے
عظام کی صریح تصریحون سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم (کفریہ ا) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے
کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے **نوازل فقیہ ابو اللیث** پھر **خلاصہ** پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر صفحہ ۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے
الحاد کا اقرار کرے کافر ہے اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لہا انت
کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا میں کافرہ ہون وہ کافرہ
ہوگئی فتاوی عالمگیری مطبع مصر سنہ ۱۳۱۰ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر و
لو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے
کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ اسمین مجھپر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا
(کفریہ ۲) اسی قول مین تمام امت کو کافر مانا یہ خود کفر ہے شفا شریف امام
قاضی عیاض صفحہ ۳۶۲ و صفحہ ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ
ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کیطرف راہ نکلے وہ یقینا
کافر ہے (کفریہ ۳) تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار
مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہان اللہ سبحانہ کے علم
کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکے
اختیار مین ہے چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے عالمگیری
ج ۲ صفحہ ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ
مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اسکے لائق نہین یا اوسے
جہل یا عجز یا کسی نقصان کیطرف نسبت کرے وہ کافر ہے بحر الرائق طابع مصر ج ۵
صفحہ ۱۲۹ بزازیہ مطبع مصر ج ۳ صفحہ ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۲
صفحہ ۲۹۸ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان مین ایسی بات
کہی جو اسکے لائق نہین کافر ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرنے کا صاف مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہے کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علم
الٰہی قدیم نہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۱ لو قال علم خدائے قدیم
نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے
ایسا ہی تاتارخانیہ مین ہے (کفریہ ۵) **ایضاح الحق** مطبع فاروقی دہلی
سنہ ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالی از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت
بلا جہت و محاذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات
مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ ملخصاً اسمین صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے
اسمین اسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بنایا شاہ
عبدالعزیز صاحب **تحفہ اثنا عشریہ** مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵ مین فرماتے ہین عقیدہ
سیزدہم آنکہ حق تعالی را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست ہمینست
مذہب اہلسنت و جماعت **بحر الرائق** ج ۵ ص ۱۲۹ **عالمگیری** ج ۲ ص ۲۵۹
یکفر باثبات المکان للہ تعالی ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے
آدمی کافر ہوجاتا ہے **فتاوی قاضیخان** فخر المطابع ج ۴ ص ۸۸۳ رجل
قال خدائے بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالی منزہ عن
المکان ترجمہ کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہین کافر ہوگیا اسلیے
کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال
نردبان بنہ و بآسمان بر آئی و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالی
ترجمہ یون کہنے والا کافر ہوگیا اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

۵ ملاحظہ

۵ اسکے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارت کفریہ ۱۰ کے رد مین دیکھیے ص ۴۳

الفریہ (۶) رسالہ یکروزی مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ہے کہ بشان

راز فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآنیت

قرآن مجید بعد انزال ممکن ہے اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنے تمام صفات کمالیہ مین حضور کا شریک و ہمسر محال ہی اور بعض علما اسپر دلیل لاتے تھے کہ اللہ عز وجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے اسکے جواب مین شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہان صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عز وجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائیگی تو حرج نہین حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہان سے آئیگی کہ اب کسیکو وہ نص یاد ہی نہین جو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر بندون کا ہی جب اُنکی مت مار دی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا

شفا شریف صفحہ ۳۰۳ من دان بالواحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیا الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر اُن باتون مین کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمین کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے)

حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہو گا۔ اس مسئلے مین شخص مذکور اور اوسکے کاسہ لیسوں کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہین جنکی تفصیل و تشریح اور اُن کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) بکروزی ص ۱۴۵ ۱۳۰۶ھ

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آن بر ملئکہ و انبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے وہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جسمین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸) بکروزی ص ۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ بیشمارند و اوراجلشانہ بآن مدح میکنند بر خلاف اخرس و جماد وصفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضلے حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہمان شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او مائف شدہ یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید این شخص نزد عقلا قابل مدح نیست باالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست اھ ملتقطا اسمین صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہین کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی نہین جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اُسسے مدح کرتے ہین اور گونگے کی نہین تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی

بھی نہو یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہی تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیلئے (کفریہ ۹) اسی قول مین صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترقع کے لیے اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزارون کفریات کا خمیرہ ہے علمگیری قول مذکور در کفریہ ۳

اعلام لقواطع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۹۲ھ صد ۱۵ من نفی او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی شان مین کوئی ایسی بات نہ یا ہان کہے جسمین کھلی منقصت ہو کافر ہو جاتے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صفات آلہی بلکہ اسکی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحۃً عیب و آلائش سے بچنے کو انھین اختیار کیا ہی جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہو گی شرح عقائد نسفی طابع قدیم صد ۲۲ الصادر عن الشئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالبداہۃ حادث ہوگا اور صفات آلہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ صد ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفتین ازلی ہین نہ وہ نو پیدا ہین نہ مخلوق تو جو انھین مخلوق یا حادث بتائے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف نہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سونا اونگھنا

بھکنا بھولنا جورو بیٹیا بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت
وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر ان
سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے آیت لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسی
ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ترجمہ
اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰہا ترجمہ اسکو
ثمود کے پیچھا کرنیکا خوف نہیں آیت لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن
لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
اوسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی
سنہ ۱۲۸۵ صفحہ ۱۴۵ نسبت پیر خود تا ہنگامیکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان
را بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا چنین دادہ ام و چیزہا ے
دیگر خواہم داد صفحہ ۱۶۳ مکالمہ و مسامرہ ہست می آید صفحہ ۱۵۴ گاہے کلام حقیقی ہم میشود
شفا شریف صفحہ ۳۶۱ من اعترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ ووحدانیتہ ولکنہ ادعی
لہ ولدا او صاحبۃ فذلک کفر باجماع المسلمین وکذا من ادعی مجالسۃ اللہ تعالیٰ
والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملتقطاً ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توحید کا قائل ہو
مگر اوسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہمنشینی اوس تک صعود اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو صفحہ ۳۶۳ وکذلک من ادعی
منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارہا

۱۸ ہم کلام ہوئے
پیر وغیرہ کو
نبی بنا دیا
۱۳ و ۱۴ عالم شیخ
۲۲ کل البیوت

ویعانق الحور العین وہو لا کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ

اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے اگرچہ

نبوت کا مدعی نہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اُسکے پھل کھاتا

حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے

حوروں کی اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے باتیں کرنا کرنیوالے پر

کیا حکم ہوگا تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۹ درحین بعثت بلکہ درحین مناجات و

مکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے

صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسیکے لیے

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوے صراحۃً اوسکی نبوت کا دعوی ہے تفسیر عزیزی سورۂ

بقر مطبع کلکتہ سنہ ۱۲۴۶ صفحہ ۴۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ

منشاء این گفتگوئے ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبۂ ہمکلامی با خدا عزوجل بس

بلند ست ایشان ہنوز بہ پایۂ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ مختص

ست بملئکہ و انبیا علیہم الصلاۃ والسلام و غیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فرمائش

ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آن ست کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد شرح عقائد

جلالی مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے

کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبہا ففیہ

مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ

افضل صلاۃ المصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مراتب

اعلی مرتبہ ہے تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط المستقیم

صـ۸ ازجملہ آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استفلالا یعنے نہ بآن ملاحظہ کہ

این شخص ناودان فیض حضرت حق وواسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق

ہمان میگردد چنانکہ یکے ازاکابر ابنطریق فرمودکہ اگر حق جل وعلا درغیر کسوت مرشد من

تجلی فرماید سرآ ئینہ مرا با او التفات درکارنیست شخص مذکور کے پیرودن سے استفسار

ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائین یاخود اُسی سے پوچھین کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ

ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفروضلالت بنادینے کا عادی ہے

تقویۃ الایمان صـ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی تو اُسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موہنہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے

دہشت کے بیحواس ہوگئے پھر کیا کہیے ان لوگونکو کہ اُس مالک الملک سے ایک

بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتین مارتے

ہین کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو

تو ہرگز اُسکو نہ دیکھون اللہ پناہ مین رکھے ایسی ایسی باتو لیتے ع نے ادب

محروم ماند از فضل رب ۞ اھ ملخصاً مین کہتا ہون ہاتھ مین ہاتھ ملا کر باتین ہونا

تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہین ع بے ادب محروم ماند از فضل رب

(کفریہ ۲۳) **تقویۃ الایمان** صـ۱۲ جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کیطرف سے

یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانیے اُسکے سوا کسیکو نہ مانئے صـ۱۶ و۱۷ اللہ صاحب نے فرمایا

کسیکو میرے سوا نہ مانیو صـ۱۸ اللہ کے سوا کسیکو نہ مان حـ اور وں کو ماننا محض

خبط ہے یہان انبیا و ملئکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوسکا افترا اللہ تعالے اور اوسکے رسولوں پر رکھدیا کفر ہے بھی صدہا
کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے مذہب میں جسطرح اللہ عزوجل کا ماننا ضروری ہے
یونہیں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے نمانیگا کافر ہے ہر اُردو زبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرہ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے
وے نمانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○
موضح القرآن ثابت ہو چکی ہے بات اون بہتوں پر سو وے نمانینگے آیت
نسا يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اٰيٰتٌ موضح القرآن مانتے ہیں جو اوترا تجھکو
آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

موضح اور پیچھا ڑی کاٹی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے
آیت انعام وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

موضح اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تمپر آیت بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اوترا

اُسکے رب کیطرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتوں کو
اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے
اللہ اور اُسکے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا
میرے سوا کیسکو نہ مانو آیت اعراف قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ

بہ کفر کرتے ہو موضح القرآن کہنے لگے بات ای والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہین مانتے

تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالے کے سوا انبیا ملٰئکہ کسی پر ایمان نہ لانے

سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھکر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان

کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صفحہ ۲۴ مین ہے

اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اونکو نہ مانے

اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ

کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو ملنے وہ مشرک دوزخی

کفی اللہ المؤمنین القتال (کفریہ ۲۴) صراط مستقیم صفحہ ۳۸ صدیق

من وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست

رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقاید خاصہ

و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید ۳۹

پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصًا

و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عمومًا و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست

و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست بنور جبلی او بسوے کلیات ور اہنمونی میفرماید

پس علوم کلیہ و شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلٰوۃ

والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت

و ہم استاد انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع

نفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند صفحہ ۴۰ ہمین

را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری

متلقی نشده به حکمت می نامند ص۲۴ لا یا اور المجا فظ مثل محافظت انبیا کے
به عصمت ست فائز میکنند ص۲۴ منافی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت
وعصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت وار قبیل اختراع بدعت ست منافی کار ہا۔
این کمال از عالم منقطع شده اند اھ ملخصًا اس قول زبا پاک میں اس قائل بیباک
نے پردہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کین کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ
وکلیہ بوساطت انبیا انکے نور قلب سے بھی پہنچتے ہین خاص احکام شرعیہ میں بغیر
وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہین اور ایک طرح مقلد انبیا سے آزاد کہ احکام
شرعیہ مین خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہین اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے جو اوس
نے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہو وہ
تقلیدی بات ہے وہ علم میں انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہین فرق اتنا ہے کہ انبیا کو ظاہری
وحی آتی ہے انھین باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہین اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے
یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جس نے کسی معصوم کو افعال و عقائد وغیرہا امور شرعیہ مین احکام
الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آتے ہون وہ نبی ہے اور جس شے کا نام ہے فقط وحی
باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہین بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور
پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی اسی طرح تھی کما علمہ
الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہین علما نے جو انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنے کی سات صورتین لکھین انمین یہ بھی ذکر فرمائی کما فی
العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہین مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری
سنہ ۱۳۱۲ صفحہ ۴۴۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا
لن تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن
مین وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی فی شرح
السنۃ قلت ونحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن
الحسن بن علی علیہم السلام نیز کرجبرئیل کا لبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالےٰ عنہم اجمعین شفا شریف سے زیر کفریہ ۱۲ اگر زرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہی
اگرچہ نبوت کا دعوے نہ کرے تفسیر عزیزی صفحہ ۴۴۲ معرفت احکام شرعیہ بدون توسط
نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۴۰ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید دروغے ست پر ہیزہ زیرا کہ کسے از فرق
اسلامیہ ونحیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم
ابن راسلم میدانست غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے مین اصلا شک
نہین اور اوسکمین اور جو خباثتین ہین مثلا غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد
اور احکام شرعیہ مین خود محقق اور علوم مین حضرات انبیا کا ہمسر و ہم استاد
اور تقلید روافض مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہین
یہان صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اقتصار کرون الدر الثمین شاہ
صاحب مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۵ سالتہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سوالا روحانیا

عن الشیعۃ فاوحی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا

وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالی ترجمہ مین نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے رافضیون کے بارے مین روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ انکا مذہب باطل ہی اور اوسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھی ہوش آیا

مین نے پہچانا کہ اون کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض

اور اوسکیطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اون کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم

بتاتے ہین کیون صاحب اون رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسی

نہ کہا جائیگا کہ اونکیطرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اون کے ساتھ ایک زنجیر مین

باندھے آمین غالبا اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان

کے یہان سوار وہین نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا

اسکی یہ تمہیدین اوٹھائی گئی تھین کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے

ہین ادھر یہ وحی و عصمت وغیرہ سب بگھار نبوت کا پورا خاکہ اوتارا خیر مین یہ بھی جتادی

کہ اس مرتبہ کے لوگونکو دنیا سے معدوم بتانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہان

تو یہ بتا دیا کہ اسمین کو حکمت کہتے ہین اودھر ختم کتاب مین اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہین لکھکر یہ پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقائع و

اشباہ ہا بمعاملا صد ہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا ست

پیر کی یہ نبوت مقصود ہے

خود رسید و الہام وکشف العلوم حکمت انجا یسد لیس کھلگیا کہ اس زمانے کے وہ
وحی والے معصوم انبیا کے ہم ستفاد تقلید انبیا سے آزاد ہو اسطرا انبیا احکام
شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہین تین تو اس عبارت کا قائل ہون کہ انبیا
ہون نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہین پیرجی پہ وحی اوترتی ہے بلکہ یون یا نہ باندھا کہ صمد
کتاب مین عجب حیلہ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت مانا اور بنام حکمت
سے کیا پھرجا دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے مین ایسے کہان نہین بلکہ ہمیشہ رہینگے
پھر آخر کتاب مین پیرجی کے لیے درجہ حکمت ثابت کردیا جسے لیس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب
ہو جسکا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یہ تو ساری جگہی مگر تین کھٹک
رہگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا تھا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین
ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب التصدیق ہونا قلوب عوام سے نکلجائیگا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز ورو سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل
نہ رہیگا دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام تے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا
کہ نبی او علیم یہ کیسا خبط سے ربط تو اسکا یہ سامان کرلیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہین اسیلیے نرے امی رہے

مسئلہ از یکہ نفس عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت
ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر صفا ماندہ
بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانیکو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ شفاشریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص۳۲

ما وقر النبوۃ والاعظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفیٰ (الی قولہ) فحق ہٗ ان درئ

عنہ القتل الادب والسجن الخ ص۲۲۲ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہٗ امیا نقیصۃ

فیہ وجہالۃ ترجمہ اوسنے نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حضرت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی سزا تعزیر

و قید ہی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اُمّی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہی اور اس شخص کا

اُمّی ہونا اسمیں عیب و جہالت) تیسرا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کرکے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی تعلیم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز و تشنیع

کردی تو کیسی بنیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کرلیگئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ

سلطان خان ص۱۵ اوس شخص سے کچھ معجزہ ہو اسکو پیغمبر سمجھنا یہ عادتیں یہود اور

نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالی کی طرف سے مغضوب ہو اور انکا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصاً ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنی بھاری

بھاری ڈراوے سنے ہوئے لعنت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لائیگا پیش بندیاں ان سب کا رستا بیٹوں نے کام پورا کر دیا تھا پیر جی کی مہر کا کندہ

اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام پر صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے [illegible]

پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے چھٹے سور پچھاڑ دیے [illegible] جی ہی میں رہی

بات ہونے پائی • وحی وعصمت کی کرامات نہ ہونے پائی • فقطع دابر القوم
الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین کفریہ ۵ تقویۃ الایمان
صفحہ ۹۰ حدیث تو یہ لکھی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ جو دہی اوس کا ترجمہ یون
کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو آگے جو گستاخی
کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑدیا یعنے مین بھی ایک دن
مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائین یہ حدیث کے
کس لفظ کا مطلب ہی کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان
یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
فرماتے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھپر جھوٹ
باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک
اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے فائدہ یہ حدیث
ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابو نعیم
وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی
وامام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے
کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمہارے

پیشوا نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی

کی زرقانی **شرح مواہب** مطبع مصر جلد ۱ صـ۲۶ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد **ترجمہ**

ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ آن باتوں میں جنکے سبب علماے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوسنے لوگونکو روضۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرتے

ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علمانے اس قول پر اسوجہ سے اوسکی تکفیر

کی کہ اسمیں اوس ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے **فائدہ** یہ روضۂ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین

یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (**کفریہ ۲۶**) **تقویۃ الایمان** کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور اونکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں فلان قسم شرک سے

ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صفحہ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا جتنی برائی

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں جو کسیکو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہوجاتا ہے اسمیں لکھا صـ۱۲ جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لیے

اس باب مین پانچ فصلین کین اُنھ مضمین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے ہے اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان وثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے کہ جو کوئی انبیا اولیا کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلون مین اسکا بیان

سنیے ص۲۱ اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا وانبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہنا یہ اونکی جناب مین کھلی گستاخی نہین کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخی کفر خالص نہین جسکی تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ مین ہے (کفریہ ۲۷) تفویت الایمان پہلی فصل مین اُسی دعوے کا کہ (انبیا واولیا کو

پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیے ص۱۹ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کام پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک

بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات انبیا واولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دلمین رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اوراپنے طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان مین کوئی ایسا بھی نہ رہا جسکے دلمین دانہ خردل کی برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسے کچھ کام نہونا بہت ٹھیک ہی کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب مین اون کا ماننا ہی ضروا نہین بلکہ کفر ہے تو دین تو بن گیا اور دنیا جو ایسون

کی غایت مرام ومبلغ علم ہے اسمین کسی نبی کی سر کا سے ٹکا چھینہ جمعہ کی روٹی ملنی
کی بھی امید نہین تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتون کو انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے

بدتر خبیث صراط مستقیم مقتضاے ظلمات بعضھا فوق بعض

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوے شیخ و امثال

آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق

در صورت گاؤ و خر خود است کہ خیال آن بالتعظیم و اجلال بسویداے دل انسان میچسپد

بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آن قدر چسپید گی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و
این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد **مسلمانو مسلمانو**
خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلمون کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کیطرف نماز مین خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی
کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے بیل یا گدھے
کے تصور مین ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان واقعی رنڈی نے تو دل
نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم مین وخاتم النبیین پڑھکر تازی نبوتون کا
دریا جلایا اون کا خیال آیا کیون نہ قہر ہو اون کی طرف سے دل مین کیون
نہ زہر ہو **مسلمانو** للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے
نکلنے کا ہے حاش للہ پادریون پنڈتون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی
کتابین دیکھو جو اونکوا نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالی تو کبھی بشانہ

انمیں بھی اسکی نظیر نہ پاؤگے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے آقا
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہون کہ اونھین مؤ غذہ دنیا کا اندیشہ
نہ کر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ جبر کر دیکھیے کہ اوسنے کس جگرے سے محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے[له]
لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا مسلمانو کیا ان گالیون کی محمد رسول اللہ کو اطلاع
نہ ہوتی یا مطلع ہو کر اسنے اونھین ایذا نہ پہنچی ہان ہان واللہ واللہ اونھین اطلاع
ہوئی واللہ واللہ اونھین ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اونھین ایذا دے اُسپر دنیا و
آخرت مین اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد
لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اوسکے رسول
کو انپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت مین اور اونکے لیے تیار رکھا ہی ذلت والا
عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۝
ترجمہ جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو اُن کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانو
پھر ان مفتیون کا ایمان دیکھیے کہ یان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام سے کا بیخ نکلیا
ویکہ یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہین اور پھر وہ ویساہی امام کا امام ہے اوسکے چیلے بدستور
غلام ہین اللہ برکات و اسلام کا نام مسلمان وہ ہین جنھین قرآن عظیم فرماتا ہے
آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من
حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او ابناءہم او اخوانہم او

له اور اونکی شاتمین اور گستاخی کو جنکی مبارک مقدس نور تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح مین ہے ۳۱۲ السیوف

عشیرتہم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ

ترجمہ تو نپائیگا اون لوگون کو جو مانتے ہین اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھین اوس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون یہ لوگ ہین کہ نقش کردیا اللہ نے اون کے دلون مین ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے) **وہابی صاحبو** مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت سویدا ے دل کے اندر جماؤ جو اون کی جناب عالم مآب مین گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان و صد ہزار دل اوس سے بیزاری کرو تحاشی کرو آسکے سایہ سے نفرت کرو آسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا تمھین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اوس چیز ہے و آے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہان نہ تاویلین نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو آوسے برا کہے اولٹی اوسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات مین سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سبنھالو اوسکی حمایت مین عظمت مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسیکا نام ہے ع اے راہرو پشت بمنزل ہشدار کہ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بناوٹو نکا دیا جلا گیا **تقویۃ الایمان**

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ نے ادبی کا بولیے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور

پہیلی بولنے کی اور جگہ مین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اسکے واسطے

دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی مین کوئی دل

کی جگہ بھی نہین مین جانتا ہوں تم یون نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں

بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان

گدھے کے سے ہین تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اوسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادت

نجدی اوٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کتے کے

بھونکنے سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا

سمجھو گے کیا اپنے طائفے مین رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا اوذات سے باہر کردو گے

اب متعین ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات
لکھے انھوں نے ہمارے اسلامی دلو پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا چنانچہ اسکے اپنے
پیچھے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے
جو نظیریں پیش کیں انھیں صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہے تو
بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال
کر و (خاک بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی
ہوئی ہے کسی کا فر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھویں رات کے چاند کا چمکتا تو کہیں نکو بھونکنے سے کم ہوا

[illegible]

ے مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ہر کسے بر خلقت خود می تنند تو اس شخص کے
نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
شرک ہے کہ وہ جب آئیگا عظمت کے ساتھ آئیگا تو اللہ العظیم کہ شریعت رب
العرش الکریم میں نماز نے اونکے خیال با عظمت وجلال کے ناقص ہے اس سے کہو
کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کہ
تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب
کی اور اسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلما تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
اور واقعی اونکا خیال مسلمان کے دلمیں جب آئیگا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا
کہ اسکا تصور اُن کے پاک مبارک تصور کو لازم بینا بلکہ الاخص ہے اور عرض سلام
تو خاص بغرض ذکر واکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز
میں اونکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنافقین لا یعلمون احیا
العلوم مطبع لکھنو ج ۱ ص ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
التحیات میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت
پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ و ص ۱۴۱ سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ
تعالے یقول انما امر الشارع المصلے بالصلاۃ والسلام علے رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالی ابدا فیخاطبونہ بالسلام شفاہا

ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالی کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھیں جیلے کہ حضور کبھی اللہ تعالی کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی

صفحہ ۲۱ ثم اختار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تنویہا بذکرہ و اثباتا للاقرار برسالتہ وادا لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اونکا ذکر پاک بلند کرنے اور انکی رسالت کا اقرار ثابت اور ادن سکے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے) اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوسے مواہب لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اونیز اشد وسخت تر ہیں

مسک الختام نواب بھوپال مقام صفحہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ہست در جمیع احوال واوقات خصوصا در حالت عبادات ونورانیت وانکشاف درین محل بیشتر وقوی تر ست وبعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر

موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ست
پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا با نوار قرب و اسرار معرفت
منور و فائز گردد آرے ؎ در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ٭ می بینمت عیان و
دعا می فرستمت ٭ اس عبارت مین نواب بہادر فرمانتے شرکون کے انبار لگا گیے ۔ نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ہر عبادت مین مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات مین موجود و حاضر ہین دو شرک نمازی کو نماز
مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہونا کہ قرب الہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ
اگلی سلطنتون مین بڑے لوگونکو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک
معاف ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسیطرح سے عباد اللہ الصلحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال
ان ازمعظمین سبکو شامل مسلمانو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت
نہین اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہی پھر درود
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال باعظمت و جلال سے انفکاک کیونکر
ممکن مسلمانو ہر رکعت مین الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر
واجب اور ان غیر مقلد وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمین
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ نکال ڈالین یعنے راہ ان کی جنپر تونے انعام
کیا جانتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو وہ کون ہین اُولٰئِکَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ
وَالصّٰلِحِیْنَ ترجمہ جنپر خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور

اور شہدا اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھکر اونکی راہ مانگی
جائیگی غرور عظمت کے ساتھ اونکا خیال آئیگا اور وہ اسکے نزدیک شرک ہے تو الحمد ہی سے اس شرک
سے دور کرنیکی کوشش کرین صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھین کہ
انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز مین یہود و نصاریٰ کی یادگاری ہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی
رکھنے کے قابل نہین کہ حدیث مین اوس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما مراد لیے گئے ہین فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی

مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ صفحہ ۔ الصراط المستقیم کتاب اللہ و قیل رسول اللہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم و صاحباہ مسلمانو مین لفظ الحمد کو کہتا ہون [illegible] ایک کے سوا قرآن
عظیم کی کسی سورت کا نماز مین تلاوت کرنا اسکو باقی شرک سے نہ بچیگا جن سورتون مین حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکۂ عظام یا صحابۂ
کبار یا مہاجرین و انصار یا متقین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفین ہین انکا
تو کہنا ہی کیا ہے یونہین وہ بھی جنمین حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کے قصص مذکور ہین کہ
اونکا تصور جب آئیگا عظمت ہی سے آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے آگے سو گنتی ہی کی
سورتین حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی
اور کچھ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چار قل تبت مین لکھا ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اوسکی تلاوت مین ضرور
خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کس طرف سے لے رہا ہے کسکے
غضب الہی کسکی جناب مین گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے لایلف قریش مین
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہین تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی بکمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اوسکی طرف اضافت فرمایا
اوسکا تصور کس درجے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورۃ تکاثر اس عالمگیر وبا
سے بچیگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی پھر تکاثر بھی
بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اسے بھی نجات نہین کہ مقابر
وجحیم واموال وتنعیم کا خیال اوسمین بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ آکر خیال
انبیا واولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت مین تو شریک ہوگا
تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانو مین صرف نماز ہی مین گفتگو
کرتا ہون نہین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت
مین شرک روا ہے حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اور ان کے
ذکر اون کی یاد اونکی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت
نے تصور عظمت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس
چوپائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
قبیح خود اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے مسلمانو
تم نے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے
پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے
اسلام باقی ہے سبحن اللہ یہ موہنہ اور یہ دعوے ۔ رب انی اعوذ
بک من ہمزات الشیطین ۝ اعوذ بک رب ان یحضرون ۝

تنبیہ مین نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح مین ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور مین نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہان کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھو اوسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہین کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً اتنا اور سُن لیجیے کہ اُسکے حصے مین جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم **سات کلیات کفریات** کے ہین (۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اوسے غلط و باطل کہہ جاتے **شفا شریف** صہ ۳۶۳ **معین الاحکام** امام

علاءالدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر صہ ۲۲۹ من استخف بالقرآن او بشئی منه او جحده او کذب

بشئی منه او اثبت ما نفاه او نفی ما اثبته علی علم منه بذلک او شک فی شئی من ذلک فهو

کافر عند اهل العلم بالاجماع **ترجمہ** جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی یا اُسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات یا جسکا اثبات فرمایا اُسکی نفی کرے دانستہ یا اُسمین کسیطرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم مین جابجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴) یونہین حضرات ملئکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتون کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور اونکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اونکے والد شاہ عبدالرحیم اور ان سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات مین اُبلی کھلی پھر رہی ہین تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

دہلوی کے یہان کفریات سات ہین

مشرک تھے پھر یہ اونھین امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفون سے
یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقراری کفر یہ ہوا
(۷) کھلے مشرکون کے بھاری تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض
کی طرح پھیلے ہین ایک بات اس کتاب مین کفر دوسری مین ایمان یہان شرک
وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفر یہ ہے مین ان سب کی پوری تفصیل کرون
تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین تک چار کلیے کے لیے بکثرت
جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **الکمال الطامہ علی شرک سوی**
بالامور العامہ مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا
یہان بطور نمونہ ساتون کلیے کی طرف ایک ایک مثال لکھون (**کفریہ ۲۳**) اللہ
عزوجل فرماتا ہے تلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العلمون ٥
(ترجمہ ہم یہ کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور اونکی سمجھ نہین مگر
عالمون کو) یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی مین ہرگونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے
کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین **تقویۃ**
الایمان صہ ۲ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا
بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصاً لطف یہ کہ اپنے
اس گڑھی مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ هو الذی بعث فی الامیین رسولا
منهم یتلوا علیهم آیته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة سے اور خود ہی اوسکا
ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا ناداانون مین ایک رسول انھین مین سے

پڑھتا ہے اونپر آیتیں اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہی کتاب اور عقل کی
باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہی
تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحٰن اللہ ردوا اسد وانو خود سمجھ لین اور صحابہ
کرام سکھانیکے محتاج الکفریہ ۱۳۱ و ۱۳۲) تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ روزی
کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتین
برلانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامونکی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے
اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملتقطاً کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یون
مطلب کیا سکتا کہ یہ معنی تو کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام
مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صفحہ شرک لوگون مین
بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب صفحہ ۴ سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا
کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ
یون کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیے کہ اس
ناپاک و ملعون قول پر انبیا و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اوسکے پیشواؤن سے
لیکر خود اوس ظلوم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغنٰھم
اللہ و رسولہ من فضلہ ترجمہ اونھین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے

اپنے فضل سے آیت وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ترجمہ او ریسے تو
تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ
قرآن عظیم کے شرک ہین اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا
کہ تندرست کردینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہوا (کفریہ ۳۳) آیت ابرئ الاکمہ والابرص
واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مین مادر زاد
اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہون اور مین مردے جلاتا ہون اللہ کے حکم سے)
یہ معاذ اللہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴تا۳۸)
آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ترجمہ
اور جب ہمنے فرشتون سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے مین گرے سوا
ابلیس کے آیت ورفع ابویہ علی العرش وخروا لہ سجدا ترجمہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
مین گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالی[۳۴] اور ملئکہ[۳۵] و آدم[۳۶] و یعقوب[۳۷] و یوسف[۳۸]
علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے
یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون سمجھے
کہ انکی اسطرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا صہ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسیکا مخلوق اور بندہ
اور اس باتمین انبیا اور شیطان اور بھوت مین کچھ فرق نہین اھ ملخصا یون تو

نمبر ۳۳

نمبر ۳۴تا۳۸

اس گمراہ کا استاذ شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا مگر وہ
شرک کے پاس نہ گیا اور یہان النسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کسی شریعت
مین حلال نہین ہوسکتا کبھی ممکن نہین کہ اللہ تعالی شرک کا حکم دے اگرچہ اوسے
پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پرنور سید المرسلین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ ترجمہ ابن
جمیل فقیر تھا اوسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری
مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہو حدیث
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہین اللھم
انی احرم ما بین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابرھیم علیہ الصلاۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی
مین دونون کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہون مثل اوسکے جیسے ابرھیم
علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۱۵ صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین ان ابرھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھا
ولا یصاد صیدھا ترجمہ بیشک ابرھیم نے مکہ کو حرم بنایا اور مین نے مدینے کو
حرم کیا نہ کاٹی جائین اوسکی ببولین اور نہ پکڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما اس مطلب کی حدیثین صحاح وسنن
ومسانید وغیرہا مین بکثرت ہین جنمین حضور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے صاف وصریح حکم فرما دیا کہ مدینہ طیبہ اور اوسکے گرد و پیش کے جنگل
کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اوسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا ہی ائمہ حنفیہ اگرچہ
اس باب مین احادیث پر عمل فرماتے ہین جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
مین مع نظر مذکور بکار ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اسمین ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو صرف حرم مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیئے تقویۃ الایمان گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار
نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہین پھر جو کوئی کسی
پیغمبر یا بھوت کے مکانون کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون کہ اونکی اس تعظیم سے اللہ
خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا جان برادر تو نے دیکھا اس شخص کی ساری
کوشش اسمین تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے تف ہزار تف
برروے بیدینان (الکوکبۃ ۴۱ تا ۴۶) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ
عبد العزیز صاحب مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۴۰ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند درینحالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا
می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا دران وقت ہم مترنم باین مقال ست ع
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ۔ یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ صراحۃً شرک جلی سے ملوث ہے اولیاء کرام کا دنیا مین تصرف
بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اونکے علوم کی وسعت کہ اودھر بھی مستغرق رہین

بھی خبر رکھین اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناسب عالیہ تکمیل تک
پہنچانا حاجتمندون کا اپنی حاجتین اونکی پاک روحون سے طلب کرنا اونکا حل مشکل فرمانا
نواب بہادر کی عبارت مین تو نہین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام بین
المضاعف مین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملوک ملوک
الکلام رکفر یہ ۷ ہم تا ۹ ہم تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ص ۳۹۷

حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند

و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است وہابی
صاحبو یہ بھی اکھٹے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے
کتنے بڑے شرک پسند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کار و بار
عالم کو دامن ہمت حضرت مشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیرون کیطرح اون سبکی پرستش اور اونکے اور تمام اولیا کے نام کی نذر منت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ العظیم بلا ویہین مشرک
اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان ص پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین

جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت

ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل

و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ

کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے پانچوین فصل شرک فی العادات

ضمیمہ صفحہ ۵۲

برائی کے بیان مین لکھا صلا پیر پرست اپنی نتیین کہلوانا محض بیجا ہی اور نہایت بڑا دنی
رکفریہ ۵۰ تا ۲ ۵) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
سے ظاہر کہ وہ خود اور اونکے بارہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ ناد علیا مظہر العجائب
تجدہ عونا لک فی النوائب ٭ کل ہم وغم سینجلی ٭ بولایتک یا علی یا علی یا علی ٭
کی سندین لینے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق
و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو اونھین ندا کریگا تو اونھیں
مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہی آپکی ولایت
سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ شاہ صاحب اور انکے پیرون استاذون نے
تو شرک کا پانی سر سے نیز کر دیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین مصیبت مین مولا
علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک اونھین مصیبتون مین مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی یا علی
کے لیے باندھ دینا تین شرک۔ جیسے انکی تفصیل و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل

ضمیمہ صفحہ ۵۵

انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار[۱۳۰۵] و حیاۃ الموات فی بیان
سماع الاموات[۱۳۰۵] و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ[۱۳۰۴] و الامن
والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء[۱۳۱۱] وغیرہا مطالعہ کرے رکفریہ ۵۳ تا ۵۵)
تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و سید و مولے جناب
شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب سیم[۳۰] صلا خواجہ محمد اشرف و زبر نسبت
رابطہ نوشتہ بودند کہ بحدی استیلا یافتہ است کہ در صلوات نیز مسجود خود میدانند و می بینند و اگر فرضا
نفی مینکرد و مجبت طوار ابند دولت متمنا سے طالبانست از ہزاران یکے را گر بدہند حقا این
معاملہ مستعد تمام المناسبہ ست تجمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را

جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ ست نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را
نفی نکنند ظہور انقسیم دولت سعادتمندان را میسر ست تا در جمیع احوال صاحب رابطہ
متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بیدولت کہ خود را
مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند یہان
بھی ہین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کا مرید نے لکھا کہ
تصور شیخ اسقدر غالب ہی کہ نمازون مین اوسکو اپنا مسجود جانتا ہی صورت شیخ ہی
کو سجدہ نظر آتا ہی جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندونکو ملتی ہی طالبان
حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال مین
شیخ کو اپنا متوسط جاننا دو شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت مین پیر کیطرف متوجہ ہونا تین
شرک آپ یاد کرا پناوہ کفری بول کہ نماز مین پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنین و چنان ہے اور تیسرا شرک نماز مین آپنے جانا کہ
وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بیدولت و تباہ کار بتاتا ہی مین ان
دہی بیدولت ہی صراط مستقیم مین کہتا ہی صفحہ ۱۲۰ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل
برزخ ست اشتباہ ہی مسئلہ صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے خاص
اس مسئلہ مین ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ
لکھا اوسمین جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم
کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علماء عظام کے تقبل رشادات سے اس شغل کا جواز
ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ بدعتی اتنے ہو بیٹھے بلکہ حضرت جناب شیخ
مجدد تباہ کار و منحرف بتایا الکفریہ ۵۶ مکتوبات جناب موصوف جلد ۱ مکتوب ۲۱۲

صفحہ ۴۸ محدود ما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ والسلام درباب جواز اشارت بسیار
بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز درین باب آمدہ صفحہ ۴۹ و غیر
ظاہر مذہب سنت و آنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول
ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادرست نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف
المشایخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام
ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوے
دادہ باشند ما مقلدان را نمیرسد کہ بمقتضاے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم
مرتکب این امر از حنفیہ یا علماے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید
یا انکار کردہ اینہا بمقتضاے آراے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست
تجویز نہ کنند آنرا اگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت
سنت علماے ما متقدم شدہ صفحہ ۴۵ احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ
وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام صفحہ ۴۵
اگر گویند کہ علماے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوئیم ترجیح عدم جواز راست اھ
ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے سنیں آنکھوں سے جانے ہٹا کر یہ دھوم
دھامی عبارت نہیں اور اسکے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ
دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ
حدیثیں معروف و مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارہ کا ذکر نہیں اور
ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث

مطابق عمل کرنا جائز ہین معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہیے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہین مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے جواب مین اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہین اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اوسے بیعقل ہٹ دھرم بناتے ہین مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی مین متفق علیہا نہین آپ ہی اقرار فرماتے ہین کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہی جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثون کے موافق موجود حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہین یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر ازانجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتوی پر لحاظ ہوگا صرف اسلیے کہ ظاہر الروایۃ مین ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثون پر ہمین عمل نہین پہنچتا ایمان سے کہنا ایمانِ ترک تقلید کا کہین سمہ بھی لگا رہا اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہے تقویۃ

الایمان ص۴۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے

حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص۲ و ۳ اس زمانہ مین دین کی باتین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلوں کی رسموں کو

کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالین سند پکڑتے

ہین صلے رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوائے کسیکی راہ نہ پکڑے

صلے اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط

غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے

تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع

الی الروایات المنقولة عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف

قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبة من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون

کہ ایک شخص کی تقلید کو لیے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر

صریح حدیثین پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوسمین شرک کا میل ہے تنویر

العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنة

والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیة وحظ من الشرک والعجب من القوم

لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ھذہ الآیة فی جوابہم

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام

کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین

ثابت ہون اور اوسمین اُس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہے اور شرک

مین کا حصہ اور تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اوسکے چھوڑنے

والیکو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب مین کہ مین کیونکر

ڈرون اُس سے جسے تمنے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اونکو

اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ

مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونیوالے ہین جو ہماری معرفت و ولایت بالائے

طاق سحر سے اصل ایمان ہین خلل بناینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بناینگے شاہ
ولی اللہ وشاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل مین وہ ہونہار سپوت
اوٹھنے کو ہین جو ہماری پیری مریدی اُستادی درکنار عیاذاً باللہ کفر وشرک سے قبر پا ٹہنگے
ہمین سے پیدا ہو کر ہماری ہی سلامتی کی جڑ کاٹینگے اثر ماست کہ بر ماست اللہ تعالی گندہ گرموالی
مچھلی سے بچائے ع بدنام کنندہ نکونامے چندے ۵ زنانِ باردار گرمار زایند به باز
طفلے کہ ناہنجار زایند ۵ غرض کہان تک گنیے انبیا و مرسلین وملئکہ وصحابہ وائمہ وسایر
مسلمین تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی ایک
ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھے ماسب اسی ہولی کی پچکاریون مین رنگا ہوا حضرات
وہابیہ سے استفسار کہ اپنی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب
شیخ مجدد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچا ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی
امام کو گمراہ بددین و مکفر مسلمین مورد لزوم ہزاران کفر جانوگے ہین عبث تشقیق کر تا ہون
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ
شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اونکا مداح انکا معتقد
اونکا مرید اونکا مقلد اونھین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم
کفر سے کب محفوظ رہسکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر
ہر طرح لازم رہا کہ کردکہ نیافت یہ اوسکی جزا ہے کہ مسلمانونکو محض بیوجہ ناحق ناروا بات بات
پر مشرک کہا تھا ۵ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۵ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

اکفر بہ ۵ تا ۶) صراط مستقیم ص ۳۶ ائمہ این طریق واکابر این فریق در زمرہ ملئکہ
۶) برنت الامر کرتہ ابسار امور انجناب ملاء اعلی ملہم شدہ در اجراے آن میکوشند معدود میند

پس احوال این کرام بر احوال ملئکہ عظام قیاس باید کرد ص۲۶ قطبیت و غوثیت و ابدالیت

و غیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضے تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ہست و در

سلطنت سلاطین و امارت امراء ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت

مخفی نیست ص۱۱۳ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و

شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود

نسبت نمایند مثلا ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۰۵

درینمقام بعضے خلیفۃ اللہ میباشند خلیفۃ اللہ آنکسے ہست کہ برائے انصرام جمیع مہام اورا

مقرر کردہ مانند نائب سازند ص۱۳۵ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ کفالت

تربیت خود آوردہ جارحہ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین

صاف صاف تصریحین ہین کہ ملئکہ و اولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام جاری

کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے تمام کام اونکے ہاتھ سے

انصرام پاتے ہین بادشاہ ہون کے بادشاہ بننے امیرون کے امیری پانے مین ہمت علی کی

ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اوسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲

مین سن چکے بعض اور لیجیے ص اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت

نہین دی ص۲۲ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۹ کسی کام مین نہ بالفعل

اونکو دخل ہے نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت

کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کی برابر

نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم

ص۱۱۳ در حالت اطلاع بر امکنہ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ در دیدہ ناز جائے

وی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد صـ۱۲ ایضاً انکشاف

حالات سموات و ملاقات ارواح و ملئکه و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آنمقام

و دریافت امکنه آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم ست لالی قوم

و در سیر کردن مختار ست بالا عرش نماید یا زیر آن و در موضع آسمان ہا یا بہ اینها عرش زمین الخ

صـ۱۲۵ برای کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکة والروح مقرر ست صـ۱۲۰ ایضاً برای کشف

ارواح و ملئکه و مقامات آنہا و سیر امکنه زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح

محفوظ شغل دوره کند و باستعانت ہمان شغل بهر مقامیکه از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ

خواهد متوجه شده بسیر آنمقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آنمقام ملاقات سازد الخ صـ۱۲۹

برای کشف وقائع آئنده اکابر این طریقه طرق متعدد نوشته اند صـ۱۵۱ الغرض باوجود جا

عند الله کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صـ۱۷۶ اپنے پیر کو لکھا کشف بعلوم

حکمت انجا میدان سات شرکیات مین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی

ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہین بلکہ زمین کیا آسمانون کے

مکانات اور ملائکہ و ارواح اور اون کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبرون کے اندر کا حال

اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہین یہانتک کہ عرش فرش سب مین اونکی رسائی ہوتی ہے

حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہین وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان مین جہان کا

حال چاہین دریافت کر لین اور ان سب باتون کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے

بتائے کہ یون کرو تو یہ رتبے ملجائینگے یہ کشف باختیار ہاتھ آئینگے اب تقویۃ الایمان

کی یہ چھپی صـ۲۷ جو کچھ کہ الله اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین خواہ آخرت

مین سو اسکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صـ۱۵ اب تو یہ

سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان ص ۵۵ و ۵۶ جو کہ
اللہ کی شان ہے اور اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملاوے
مثلا کوئی شخص کہے فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین
تو اسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر سبحن اللہ وہانتو پیرجی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ
غرض کہ شہر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین تلوک روشن تھے
عرش و فرش مین ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار مین تھا خود ان پیرجی کو وہ
طریقے معلوم تھے کہ یون کرو تو یہ سب باتین روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا
دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لین اگر کوئی اونہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتون کی
گنتی جانتے ہین تو اوسنے اونہین اللہ کی شان مین ملا دیا وہانتو بندگی کو وہ وسعت تھی
یہان آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی حق فرمایا اللہ عزوجل نے
ما قدروا اللہ حق قدرہ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی (تقویۃ الایمان ص ۱۵)
شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوے کرنیوالے اوسمین داخل ہین یعنی جیسے
یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کرکے شرک مین ڈوبے
کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات
امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اوسے امام و پیشوا
مانتے ہین لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہین شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱ مجمع الفتاوی
سئی من تکلم بکلمۃ الکفر و ضحک بہ غیرہ کفر او تکلم بہ مذکر و قبل القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوس پر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار نکرے) دونوں کافر ہو جاتے ہیں
اور اگر کوئی واعظ کلمۂ کفر بولے اور لوگ وسے قبول کریں تو سب کافر ہوں اعلام
میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص۱۳ من تلفظ بلفظ
الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ او رضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
بولے کافر ہوا اسیطرح جو اوسپر ہنسے یا اوسے اچھا سمجھے یا اوسپر راضی ہو کافر ہو جائے
بحر الرائق ج ۵ ص۱۳۴ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان
ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اوس قائل سے کلمۂ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہو گیا۔
(الکفریہ ص۱۶) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد
پائیں بے دھڑک اوسے مشرک بنائیں بحکم ظواہر احادیث کثیرۂ صحیحہ و روایات فقہیہ مصححہ رجیحہ
انپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہے طرفہ یہ کہ اوس مقلد کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوے
ہے صحیح بخاری ج ۲ ص۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص۵۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت
حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں
میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص۸۹۳ صحیح مسلم ص۵۷ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسیکو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں
ایسا نہو تو اوسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶

۲۶. صـ۱۹ اکذٰلک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اوسکی مثل
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) مین کہتا ہون یہ معنی
خود انھین حدیثون سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہی **تقویۃ الایمان** صـ۴۴ مشرک ہین اسمین
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہی تو مشرک
تو کہین بدتر ہی **شرح الدرر والغرر** للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی پھر **حدیقہ ندیہ** ج ۲ صـ۱۱۱ و صـ۱۵۶ الوفا
لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ہذہ
المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول
الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصًا ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے
کافر ہوگیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے
دیتے تھے اونھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی **شرح فقہ اکبر** صـ۲۲۰ رجع الکل الی
فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کیطرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے **عالمگیری** ج ۲ صـ۲۷۸ **ذخیرہ** سے **برجندی شرح نقایہ**
مطبع لکھنؤ ج ۴ صـ۱۹ **فصول عمادی** سے **حدیقہ** صـ۱۱۰ و صـ۱۵۶ **احکام حاشیہ درر** آخر کتاب
المفتین ج الکتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر **جامع الفصولین** ج ۲ صـ۳۱۱ **قاضیخان**
سے **بزازیہ** ج ۳ صـ۳۳۱ **رد المختار** مطبع قسطنطنیہ ج ۳ صـ۲۸۳ **نہر الفائق** وغیرہ سے اختیار
للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولایعتقدہ کافرا لا
یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوے کیلیے

مختار یہ ہی کہ مسلمان کو اسطرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شتام ہی کا ارادہ کرے اور اوسے کافر نجانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اوسے کافر سمجھتا ہو اس بنا پر یون کہا تو کافر ہوجائیگا در مختار صلـ۲۱ شرح وہبانیہ سے یکفران اعتقد المسلم کافرا به یفتی

ترجمہ مسلمان کو اگر کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہی جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ صلـ۱۵ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہی کہ اُسے اپنے مذہب مین کافر جانکر کہا تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج ۱ صلـ۶۶۱ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدے مین ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے) اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی ومفتی بہ پر بھی اس طائفہ تائفہ پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعًا یقینًا اپنے اعتقاد سے مسلمانونکو مشرک کہتے ہین انکا یہ عقیدہ اونکی کتب مذہب مین صاف مصرح ہی تو باتفاق مذاہب کو نہ فقہائے کرام انجمن پر کفر سے مفر نہین

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ○

تذییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اوسکے امام کے کفری اقوال ورا اوسپر
کتب ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جسکا شمار بجا ہر ستر کفریات
تک پہنچا اور حقیقۃ دیکھیے تو بیشمار ہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریون کے کلمات ہین
ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یونہی کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ ہیں ستر کیا انمین سے
جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ ستر ہزار
کفریات ٹھہرایئے اور کیون نہو کہ وہان عمر بھی یہی کمایا تھا پڑھا لکھا اسیمین گنوایا تھا
مشقین چڑھی تھین چھانٹین ٹرھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بول چلا
وہان کیا بات تھی یہان قصد استیعاب آیت رہا یہو دن ودا ہیا ہے رنگ سترون کے
قبیل سے ہے لہذا اسطرف سے عطف عنان کیجیے اور انکے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر
بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و
لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھین کا فر کہنا فقہا واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ
منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہین ابن عبد الوہاب انکا معلم اول تھا اوسنے کتاب التوحید
لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما
اللہ شرفا وتکریما پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت ظلم وقتل
وغارت کا اوٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب
مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے
جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالی
وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کی ذو الفقار کا فرشکار سے دار البوار کا رستہ لیا

جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہانتک کہ اونکا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا حسب
اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرھوین صدی کے شروع
مین اپنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوے جنکا پیشوا شیخ نجدی تھا
اوسکا مذہب بیان اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم
ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا مین وہی
موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر ردالمحتار ج ۳ ص ۴۲۸ ویکفرون اصحاب
نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان
لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص ہے
اُن خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنپر خروج کرین اُنھین اپنے عقیدے
مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانہ مین عبد الوہاب کے پیرون سے واقع ہوا جنھون نے نجد
سے نکل کر حرمین شریفین پر تغلب قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہین اور جو اُنکے خلاف مذہب ہین مشرک ہین اسی بنا پر اُنھون نے
اہلسنت و علماے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرایا یہانتک کہ اللہ عزوجل نے
اونکی شوکت توڑی اون کے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو اُنپر فتح دی ۱۲۳۳ھ
بارہ سو تینتیس ہجری مین ہم یہان سے تو انکی اصل نسل مذہب و مشرب معلوم ہولیے
اب علماے کرام سے انکا حکم سنیے بزازیہ ج ۳ صفحہ ۳۱۸ یجب اکفار الخوارج فی اکفارہم جمیع الامۃ
سواہم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو
کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انمین آجکی نہین بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے
سب اسی مرض مین گرفتار تھے جبھی مشایخ مذہب رحمہم اللہ تعالی نے انھین کافر جانا
اور اُنکی تکفیر کو فرض و واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام
سے موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۳۲ محاربت حضرت
مرتضی اگر از راہ عداوت و بغض ست نزد اہلسنت کافرست بالاجماع و ہمین ست مذہب الشان
در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کیطرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر
لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہاے کرام واصحاب فتوے اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ
پر یہ سبکے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح
توبہ ورجوع اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحنہ وتعالی اعلم
وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ ہجریہ طاہرہ کو بدرسماختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ
الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ [۱۳۱۲] نام ہوا نسأل اللہ تعالی
ان یثبتنا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ
الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد
سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامۂ سلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ
مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اونکا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد
و قائل ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہے وخوف خدا کر دیکھو کیسے کو امام بناتی
ہو اندھیری رات میں کس عقل مین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو
دم کے دم مین سویرا ہے ع بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ؛ کہ باکہ باختہ
عشق در شب دیجور ؛ غصے سے کام نہین چلتا بگڑنے سے مذہب نہین سنبھلتا
انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت وحمایت امام وحمیت
جاہلیت سے جدا ہو کر لمد فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابون کے نشان
صفحات بتا دیے ہین جسمین شبہہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف بین
تمھارے مذہب وامام مذہب پر یہ الزامات قائم ہون تو خدا سے ڈرو کفر
وضلالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے
تو کیون تیج وتاب ہی ہین گو وہین میدان اظہار حق سے کیون خائف و ترسان
آدمی ہنکر اور کی سنی اپنی کہی ہان ایک مکابرہ و عناد کی نہین سہی یہ ایک نمونہ
ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اوس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلیے
یہانتک کہ حق ایک طرف کھلجائے تجدید ور دی میزان عدل مین تلجائے
اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۱۲ سل السیوف
الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مدظلہ العالی

فائدہ

بحمد اللہ تعالی اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق مین کوئی وقت باقی نرکھی
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھون دیکھنا چاہے اوسکی کتابون مین صفحون کے نشانون سے
عبارتین نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلما مین اونکی نسبت حکم کفر دیکھ
دکھالے وہ کتابین جن سے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہین قرآن عظیم صحیح
بخاری شریف صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ درمختار عالمگیری
فتاوی قاضیخان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ
مجمع الانہر شرح وہبانیہ رد المحتار شرح الدرر والغرر للعلامة اسمعیل النابلسی حدیقہ ندیہ
شرح طریقہ محمدیہ للعلامة عبد الغنی النابلسی نوازل الامام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ امام برہان
محمود فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الحکام علامہ طرابلسی
فصول عمادی خزانة المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسلام
للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری
نسیم الریاض للعلامة الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامة الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامة القاری شرح العقائد
العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامة السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدر الثمین
للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف
موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود تقویة الایمان اور اسکی
دوسری جلد تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز اسمعیل دہلوی کی احیاء العلوم امام حجة الاسلام غزالی و شرح عقائد نسفی علامہ سعد
و میزان الشریعة الکبری امام عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجة اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب
دہلی یہانتک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہر ابجہانی وغیرہ سبیل السیوف تصنیف المصنف العلامة مد ظلہ العالی

تمت

إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله

الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمّٰی بہ التنبیہ الہندیہ سے اوہام باطلہ بعض
حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل و سید ہادی اسمٰعیل و حامیان اسمٰعیل
کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ ہے بنام تاریخی

سلیت صمصام بر گلوی نجد

١٣١٦ھ

تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن بدعت شکن نجدی فگن مولانا
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
منتظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع شہر بانکی پور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ والصلاۃ والسلام علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین بجوالہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت وفدائے الحق والتحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال وزندیق وسقاہ رحیق الحق التحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ ۔ تالیف لطیف حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲ ماہ مبارک محرم الحرام سنہ ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد وصدر ندوہ ومولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم ندوہ ومولوی سلیمان صاحب پھلواروی جان وجانان ندوہ کی خدمتوں میں حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھلواری صاحب کے یہاں سے بھی واپس آیا جناب صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ نامی مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جسمیں مولوی صاحب کے اجزاء وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب نہانی (

سل السیوف کا بال بیکا نہ ہوسکا مگر سارا غصہ فقیر پر اُتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا اظہار فرمایا عالم آشکارا ہر ذی عقل ادنے ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتٰی کہ خود اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات ائمہ کرام وعلمائے اعلام سے استناد تھا اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر وتاویل بھی اعراض کیا بلکہ آمنین بعض کا خود مکرر اِرتکاب لیا اور اونکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا - طرح طرح سے حضرت مجیب ور اونکے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو جابجا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ جابجا تحریف وتبدیل اور تمام تاویل کہین صرف اتنے ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود نری اسمٰعیل پر سے رفع الزام کو جہل وکذب الٰہی کی تجویز نکالی باتوں باتون مین نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الٰہی کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاص اصول عقائد دینیہ مین ناقص وناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز وسامان کرلیا ضلالات شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمٰعیل مین تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزارون مسلمین پر بلاوجہ حکم کفر جڑ ا حتٰی کہ صوفیہ کرام کو کافر ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود اسمٰعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی ٹھان لی حسبنا مرہم سارا غصہ تھا جیسے اسمٰعیل پر لزوم کفر آنا اوسکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سبیل مین دریا ے تکفیر باڑھ پر آیا تو خود آپ بیچے نہ اسمٰعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرمائے

ان تمام امور کا بیان ...

اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ چھپنے کے الزام آئے مگر فقیر بحمد اللہ تعالیٰ نہ کہیں تاریخ نہ
نہ دیکھا کرتا تھا کہ اظہار حق میں سکوت روا رکھتا لہذا اُس نامہ نامی کا جواب خدمت
گرامی میں وارد کر ہی دیا اور آپ ملاحظہ برادران سنت کے لیے صورت رسالہ میں شائع
کیا کہ مسلمان دیکھیں حضرات وہابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول
کریم کو حتی کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے وہم کو بچا میں نہ دوسرا دام انہیں کو چھلکے
لیے سب بگاڑیں جو شہمیں آئیں تو اس پر بھی چاہیں یہ دین و دیانت ہو یہ حیا و انصاف نعوذ
باللہ من شر الاعتساف صمصام حیدرت بنگلوئے بجدیت اس رسالہ کا نام اور
یہی اس کی تاریخ آغاز و انجام و حسبنا اللہ التوکل والاعتصام

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ الوہاب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب حنفی سلمہ ربہ

مخدومی بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ مجکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے ہیں وہ
یہ کہ ایمان کا تعلق جس طرح قلب سے ہے اسی طرح کفر بھی قلب ہی سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اس پر دال ہیں

الذین امنوا وعملوا الصالحات۔ وقالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا الآیہ الایمان الخ من

باللہ وملئکتہ الحدیث ہلا شققت قلبہ الحدیث الی غیر ذلک لہذا انکار اجابہ لنبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ اجابہ بنص قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی
میں صریح ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے آپ سوال
اول میں جو آپ لکھتے ہیں کہ صراحۃ لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں انتہیٰ
اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں لیعیاذ انصاف ہو اگر آیت یعلم اللہ کو ملاحظہ

فرمایا ہوتا اور اسکی تفسیر لکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہوتی البتہ علم قدیم باریتعالیٰ
کی نسبت اختیار کرنیکی قائل کے کلام مین صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ
نتھا اسیطرح سوال دوم مین بھی وقوع کذب ثابت نہین ہوتا ہان لزوم سے جہان اُسکو
جسکا چاہو کفر ثابت کرو اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے
حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہین صرف امتناع بالذات و بالغیر مین اختلاف
جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہین ہوسکتا ہان یہ امر دوسرا ہے کہ امتناع بالذات ارجح اور
اقوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسیلیے اوسمین انکار کیا جانا نہین ہے اور سوال
سوم مین جو حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف
مین لکھا ہے موجب کفر نہین ہوسکتا ورنہ نعوذ باللہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئیگی جو
ہرگز جائز نہین اور سوال چہارم مین بھی کفر ثابت نہین کیونکہ اس کلام کے معنی یہ ہین کہ بجز
خدا تعالی کے کسیکو معبود نہ جانو یہ مطلب نہین کہ جنت و نار و ملائکہ و کتب آسمانی و انبیا علیہم
السلام کو مت مانو نعوذ باللہ ہان آپنے ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم
نکال لیے جن سے کفر ثابت نہین ہوسکتا چونکہ عوام کالانعام نے خدا تعالی کو
چھوڑ کر دوسرونکو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے ایسے محل پر یہ الفاظ کسی نے لکھے ہین تو
کیا کفر ہو گیا ہان کسیکے ذمہ کفر تھوپنا مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم مین قائل
کچھ کہتا ہے اور آپ اوسکو کافر بنانیکے واسطے دوسری تقریر کرتے ہین ذرا
خدا کیلیے ان الفاظ کو نظر انصاف سے ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اس کلام کی
سند بھی کتب تصوف متحد اللفظ ہین اور سوال ششم مین دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
نیت مین اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت آپ صلعم منظور ہے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز مین تصورین کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال تعظیم و تکریم
کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہین
ہوسکتا اور سوال ہفتم مین وہی اختلاف ہی جو بعض متقدمین مین ہو لیے کہ بوجہ
اختلاف راے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
رکھا اسمین کفر لازم نہین آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین ورنہ ایسے
لزوم سے معوذ باللہ سب پر کفر عائد ہوسکتا ہی جو کسی مسلمان کی شان نہین باقی
آپنے جو خرمین لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس قائل پہ نظر کیجاوے اور یہی
قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کرکے دیکھا جاوے تو مطلع صاف ہے
صرف اوسکے وعدم اوسکے غایت ما فی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہیگا
جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق زمان کے ہوجائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
غصہ و غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال حزم و تقوے ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہون
ورنہ مومن لعان نہین ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف مین غضب کیوقت فیصلہ کرنیسے
منع فرمایا ہی کیونکہ انصاف کی امید نہین ہوتی ہین سو اس غرض سے چند الفاظ مختصر
عجلت مین عرض کیے ہین کہ آپکو متنبہ کرون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کسیکے شہید
دہلوی کے تکفیر نہین مگر بعض علما جنکو بطور رشد کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و
معذور ہین وہ انکے سب و شتم کو مثل رافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین اور عجب
عجب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہین جسکو کوئی عالم
ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا مجھکو جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہین

ہان اس اجمال کو دس بیس جزو مین مفصل عرض کرسکتا ہون بشرطیکہ کوئی تسلیم کرلے
اور جب کہ اعجاب کل ذی راے برابر اس زمانہ مین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت
کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے ہان اگر صرف قرآن
شریف و احادیث صحیحہ سے کسیکا کفر ثابت ہوجائے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ
مشائخین مین دعوے الوہیت کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق
بتلاتے ہین اور حضرت غوث پاک کو ہنگام وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور اولیا صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد
کو چھوڑکر قبور کو آباد کرتے ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا
فرض اور سال مین ایکبار فاتحہ درود کردینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام
شرع شریف کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا
اونکا دین و مذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدارا فہمایش کیجیے اور اون کو اس جہالت سے
نکالیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر ورد زبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد اللہ

جواب ہین تحریر عنایت از فقیر غفرلہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ——— فقیر محمد عبدالوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس

ہے نامہ نامی بنام فقیر تشریف لایا ممنون یاد آوری فرمایا جناب نے شبہات پیش فرما
کر مستعد تحقیقات کلام علماے کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرنا بعید نہین مگر ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ مجکو جواب رسالہ فرمانیکی ضرورت نہین پھر تاکیدًا لکھا امید کرتا ہون کہ آپ
اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف اعجاب
کل ذی راے برایہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت مین حاجت جواب کیا تھی
اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھین ہر ذی عقل بہ نگاہ اولین صد پارہ کرسکے
پھر جناب نے بکمال دسپرو توق واعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر از انجا
کہ حدیث شریف الدین النصح لکل مسلم ارشاد ہوا ہے چند حرف مختصر نہایت اجمال کشف
شبہات مین گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہون اور نگاہ تعصب
و اعتساف سے محفوظ وحسبنا اللہ و نعم الوکیل واللہ یقول
الحق و یہدی السبیل **گزارش اول** سب مین پہلے یہ عرض کافی جو
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی مکرمی خدارا ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تحریر
شریف کا مبنی یہی ہوا مرے سے یاد رہا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سل السیوف ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب قرار پایا یا ملازمان
سامی کو کوئی خواب ہوا حسب زعم اسمٰعیل دہلوی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہین کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اوسکا مطلب
اوسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہرا لیتے کیا حد انکو آستہ ملازمان سامی بحجاب
سلب مین تمیز نہ پاتے یا بزور زبان وزور وبہتان ہان کو نہ اور نہ کو ہان بتاتے
افضاعت ۲ سوال مین تھا ہمارے فقہاے کرام کے نزدیک انپر اور اونکے پیشوا پر
حکم کفر لازم ہے یا نہین آغاز جواب مین تھا یہ وجوہ کثیرہ لازم ختم جواب مین تھا بالجملہ
اس گروہ پر ہزارون وجہ سے کفر لازم اور آخر مین تنبیہ نبیہ تو خاص اسی تصریح کے
لیے تھی کہ اگرچہ ہمارے فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماے کرام ہی تحقیق فرما
رہے ہین کہ لزوم و التزام مین فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ باینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی نخوت پرستی تا بکے ہنگامہ تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اوسکے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہین التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہین دوم
کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضاً مستحق تکفیر نہین ہو سکتا سوم
مین جب کفر نہین ایضاً تکفیر جملہ بزرگان لازم آیگی چہارم مین کفر ثابت نہین
ایضاً لزوم سے کفر ثابت نہین تو ایضاً وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضاً ہان کفر ٹھوپ دینا
مضمون دو سطر کا پنجم مین قائل کو کافر بتانیکے واسطے ششم مین کفر نہین ہو سکتا
ہفتم مین لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین آخر مین علماے ہندوستان کے دہلوی کے کفر
نہین بتانا ایضاً اگر بعض نے اپنا بطور ورثہ کے تکفیر کی سب ایضاً وہ تاویلات سے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً قبیح تکفیر ورد زبان عرض جناب کی اس دو ورقی تحریر کا کفر کفر سے آغاز قبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہیں کا فرنہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ بھی ندا ہو جگہ نجات تا تبر ۱۱۱ صفور معاف نے مارے کی تو یہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر آپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب نے جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضہم الی بعض وحی باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک ہی گزارش آگئی سارا نگارش ہے واضطرابا علیہم کی سچی بارش گزارش دوم تکرار جابجا تکفیر تکفیر پر پھیرے پھیرے اور لزوم کفر سے کفر ماننے پر بیطرح بگڑے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعید از انصاف ہے۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مکرمی جناب نے شدت غیظ میں یہ جیر دستی حکم تو لگا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزارہا ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کتب فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط تفرقہ و انکار اکفا ہے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سر دست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور نسیم الریاض کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تعریف حقوق المصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
نسیم الریاض مین فرماتے ہین اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ (وہم المعتزلہ)
فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ وکانہم رای المعتزلۃ صرح
(عند المکفر لہم) بما ادی الیہ قولہم ومن لم یراخذہم بمآل قولہم لم یکفرہم فیلے
ذہین المآخذین اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل
والصواب (عند المحققین) ترک اکفارہم اھ مختصرا دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
کی بنا پر کافر کہنا نہ کہنا دونون قول اہل سنت کے ہین اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
مگر تقصیر معاف فقیر کو خوف ہوکہ ملازمان والا کے ذہن مین اس عبارت عربی کا
مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام سنکے فہم مرام رہا حضرت مصنف
دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرمادیا تھا کفریات اسمعیل
پر ہر جگہ کلام علما سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت
مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب مین ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہاے
کرام اسپر حکم کفر ثابت آخر مین بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ
جماہیر فقہاے کرام کی تصریحین ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ
کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
انھین لفظون سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک
محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والتزام مین فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محققین
نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح ودرخشان سے دو مطلب
ایسے صاف مستفاد تھے جنھین ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہین کرتے

ان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کچھ بہت ائمہ اعلام لزوم پر
بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تخصیص التزام دونون طریقے
ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا ادھر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جاکر ابتدا
خاتمہ تک کفر بولنا شروع کیا ادھر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین بانکر جماعات
عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدارا
انصاف یہ کیا دین و دیانت ہے ایک اپنے چہیتے وچنان کے بچانے کو لاکھون
ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا وجرأت ہے یہ ظاہر
کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ
فرمایا حدیث شریف مین حبک الشئ یعمی ویصم مگر جی جواب تو عجب دسائل فاضل
نفس سوال مین اسطرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے نزدیک تیرا حکم کفر لازم ہے
یا نہین اور مطلب دل تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت روشن روشن
گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
تھا کہ ندویون نیچریون نے جو علمائے اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہے
اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سبحن السبوح سے وہ صاف صحیح
تصریحین نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمٰعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اوس سے بہت ہلکے ہین اونکے یا مین
اس تہمت باحوتہ کی کیا گنجائش تمہید در کنار خود اول صفحہ لوح پر یہی مضمون
موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھین بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود آن ہے کہ الفال مع
بالمنطق آوازہ خلق نقارہ خدا دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو باوصف

صریح نفی وانکار اہلسنت اوسکے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب مین یہ اوسکا بدا آپکا لکھا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع جی ترا و ذلیش انچہ در آوند ولبیت ٭ گزارش سوم اگرچہ دو گزارش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر سامی کے جواب مین شافی ووافی مگر شاید جناب کو اسکا بہت رہ جائے کہ ہمارے تفضیلی عذر نہ مٹائے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعذار بارد سامی کو ٹھنڈا کر دیا جائے وباللہ التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی واعتراض سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیفہ اسے سیف سے تعبیر منظور

قولکم جیفہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے **سیف** اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالے کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اوسے بالفعل علم غیب حاصل نہین یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا

اقول اگر آیت لیعلم اللہ اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر تیز آنہوتی اس آیہ کریمہ اور اسکے نظائر کی تفسیر مین حضرت مجیب مد ظلہ العالی کا مبسوط فتوے اون کے مجموعہ فتاوے **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ** کے مجلد ششم مین مذکور جسمین کتب تفسیر وحدیث واصول سے کلام علمائے سلف وخلف وتوجیہ معانی وتوضیح مبانی بروجہ احسن مسطور وہ فتوے زبان عربی مین ہے کہ سائل فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے مین وقتین ہین تا بتازی چہ رسد مگر ہین تو اس جوشش حمیت کا قائل ہون کہ اپنے امام الطائفہ پر سے الزام اوٹھانیکو معاذ اللہ اللہ عزوجل کا صریح جہل ثابت کرنے پر

مستفید ہوگئے اور وہ بھی کہاں سے خود اوسکے کلام کریم سے امام الطائفہ کی بات
بجائے اگرچہ رب العزۃ جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور دنکو ارشاد ہوتا ہو ہمارا زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود ہی
ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجوہ کثیرہ
علما نے ارشاد فرمائیں امام الطائفہ کے کلام کو اونسے کیا علاقہ علم سے علم اولیا مراد
ہے یا اعلام یا متمیز کر دینا یا رویت یا جنا یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذالک
من الوجوہ المذکورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفہ میں انکی کیا گنجایش وہ صراحۃً
یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خدا سے اوسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اوسکی
تخصیص کے مقام میں ہے تو یقینًا علم بمعنے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
کو تاویل کرکے کسی اور معنے پر لیجایئے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھایئے تو اس کلام کا
محصل اسی معنے مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص
ہوگی نہ حقیقی مطلق کی یہ صراحۃً توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ انمیں کسی
تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اوسکے
انکار کرتی ہیگی تو بطلان معنی بنا بنا نہ بنانا دوسرا درجہ ہے **قولہ** لکم البتہ علم قدیم باری تعالی کی
اختصاص کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چنداں مضائقہ نہ تھا **اقول** اولا کیا باری
تعالی کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم
ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اوسکا علم نہیں ہوسکتا کیا فرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن
تھامیے گا **ثانیا** یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری
عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر یہاں عزیز ہے تو قدیم ہی کہیگا

پھر اس علم غیب ہی کو اوسنے اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپکو بھی چارہ نہین
انہو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چنداں مضایقہ نہین
رکھتا ثالثاً یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری
یعنے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق
بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف
ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
حادث ہوگا **حیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردانیدہ شود
پس منجر بتکذیب نفسی نگردد و سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہان
صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین
حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات
جھوٹی کر دی تو تکذیب کہان سے آئیگی **قولکم** اسمین بھی وقوع کذب ثابت
نہین ہان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کر دو **اقول اولاً** یہان یہ اعتراض کب تھا
کہ اسمٰعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین عبارت ذیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر کذب جائز مانے کافر ہے اتمام تقریب دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا
کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب ماننے
سے اعتراض جابجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جواب مین فرماتے ہین کہ وقوع کذب ثابت
نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو ملیس عبارت سمجھنے کی
بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہے کہ خدا کا کذب

واقع ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہین ہوتا اور جائز جاننے سے امامت طائفہ مین بٹّا نہین لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائین علمانے کذب انبیا جائز ہی ماننے پر بالاتفاق کافر کہا ہے اگر شریعت محمدیہ مین ائمہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ انکا کذب جائز ماننے پر حکم کفر دیکر امامت مین بھی خلل نہین آتا ان مین عرض کرون انبیا کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قدر خدا سے زائد ہی کہ اسپر سے رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون **ثانیا** غنیمت ہی کہ یہان لزوم کفر تو سرکار نے بھی مان لیا۔ کہ ہان لزوم ہے جسکا جی چاہے کفر ثابت کرے حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہولیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لزومی سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہ سوم و چہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے **قولکم** یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہے اسلیے اسمین انکار یا جار نہین **اقول** این گل دیگر شگفت۔ مکرمی آدمی جب باطل کی اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبورانہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید باطلات ہی سے ممکن ود ہمسر الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے ولپر ہاتھ دھر لیے یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل وعلا کی یکسر جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اسکے مقاصد ایمان یعنی مسائل الٰہیہ مین [illegible] کا محض کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی نا شایستہ کسی ذلت کسی [illegible] کو خدا تعالیٰ

باریتعالی عزوجل پرمحال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پراصلا کچھ انکار فرماتی ہو
کہ آپکے زعم مین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمعیل کی حمایت مین اللہ ورسول وقرآن واسلام پر ایسے گندے اتہام آپ ہی اُن
کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (ا) کہے دو خدا ہزار خدا لاکھو
خدا ممکن ہین (س) کہے اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن
(ع) بندون سے مغلوب وعاجز ہوجانا ممکن (ی) اُسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اوسے آگ مین جلانا راکھ برباد کردینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن
ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین بتیوا توجروا
انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ مین عرض کرون ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت
وقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحن السبوح استعانت
کیجیے وہ ارشاد فرمادیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجاء بہ مین داخل ورشرع مطہر مین
کس طرح آنہ اقامت دلائل حیف اللہ عزوجل سے مصافحہ وکلام حقیقی
سیف یہ صراحۃ اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی۔ شرح عقائد جلالی
دنیا مین ہمکلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر قولکم
حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہو گا ہی کلام حقیقی
بیشود آپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خذلان کفر
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل وعلا دست راست ایشان بدست

قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلی فضیلت وافضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری
بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایمانا کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت
کا مفاد بھی دستگیری مع امداد ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزۃ اپنے
بندون کی کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہی مسلمان اوسے یون تعبیر کرتے ہون
پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہی اور اسکے بعد معنی حقیقی
چھوڑ کر مجازی کیطرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار کہ
اوسکے خلاف پر قرینۂ واضحہ قائم اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
زبان زوریون کی ذہن دوزی کو سل السیوف ص۱۳ مین خود عبارت تقویۃ الایمان
لکھ کر صاف تنبیہ فرما دی تھی کہ یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا
جواب شافی ہے **قولکم** جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہی **اقول اولا** ائمہ
معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظہ متواترہ مین ان لفظون کی تصریح دکھایئے کہ کاہے کلام
حقیقی ہم ہیثود **ثانیا** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلح
سخنان عالی نظایر متشابہات وسناویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص مع ناشخص جو کچھ
چاہے بکتا ہو اور بزرگون کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین **ثالثا**
اسمعیل ان باتون کا قائل ہی نہین تقویۃ الایمان ص۵ وغیرہا کی تصریحات پر خاک ڈالیے
تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سنیے ص۱۱ از عمدہ مخالان راہ حق ملحدان صوفی
شعار اند کہ از مخالفت شرع پاک نمیکنند بلکہ التزام آنرا طریق جوزمیدانند واشغال
قبیحہ مبتدعہ شرک آمیز تعلیم و تعلم مینمایند و کلام الحاد را در عموم افشا میکنند حسب
افعال واقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست او را بکشند و ہر کہ لائق تعزیر ست

اورا تعزیر کند و اگر عاجز از امضاے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزار شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد

اللہ اللہ وہ جن سے بچنا جنھین مخل راہ خدا الحمد مشرک لائق قتل و سنر بتاتا ہے آپ انھین

مین او سے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوستی ہے معہذا اوسی انتخاب

کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو

عالمانہ روش کے مطابق کرکے لکھا ہے دیکھو حشا تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چیستان

ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارات مذکورہ مین مبتدعین کی صورت دیکھنی اون سے

بات کرنیکی شناعت اونسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ ندوہ مخذولہ سے

کٹی چھپی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اوسکے قبح و بطلان پر آنکے شہید

پیشوا کی شہادت مبارک رابعًا آپ خود انھین ضلالت بلکہ کفر یقینی جانتے ہین

ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن واحادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ

جو مشایخین دعوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ مین فرق اعتباری بتاتے ہین

خامسًا تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب

ہوا مقصود بتانا تھا کہ حسب تصریحات علماے کرام اسمٰعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حاصل

و غیر زائل جیسے اللہ کے سوا کسیکو نہ ماننا ترجمہ ایمان کا ہے ویسے ہی ماننا

کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا فو لکم اوسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالے کے

کسیکو معبود نہ جانو یہ معنی نہین کہ انبیا کو مت مانو اقول اللہ اللہ حسبک اللہ

بعمی ویصم جو اوسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے کا انکار اونکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے

نئی گڑھیے مت مانو یعنی نہ مان نہ مانئے نہ مانو تو صراحۃً اوسکے کلام مین موجود ہین انکا انکا

(حاشیہ: علمائے حرمین)

ایسا ہی ہی کہ کہیے اسمعیل دنیا مین پیدا ہی نہو آرہا تمان کے معنی جمود نجان اسکا مطالبہ ہی کہ یہ کہانکی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل السافلین کا جہان کے لغت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے اردو مین تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی وعرفی موضوع لہ ومستعمل فیہ وہ ہین جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یون صنع تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ وہ کہہ سکتا ہی میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک ولی او اسمعیل کی نسبت ان امور کا خود آپکو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسی ہی ہو جسکے رد کو خود اسمعیل کی گواہی وسبکی تقویۃ الایمان صفحہ ۸۵ سے دلادی تھی مگر شدت عصبیت کچھ دیکھنے بھی دے **قولکم** بطور لزوم نکال لیے **اقول** اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقر ہوئے **قولکم** عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرونکو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہی ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہوگیا **اقول اولا** یون کہ اونے انبیاے کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا **ثانیا** پورا حاجت روا بمعنی مستقل متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض افترا بے بنیاد ورنہ معبود جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنے یہ ٹھہرائیے ہان ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا اور یہی کفر ہوا **ثالثا** وہابیہ نے رسول وقرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑا وسے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ زائد اور اوسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہی ایسے محل پر کوئی آدے کا فر مرتد ملعون بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپکو کیون برا لگے **حیف** بعض اولیا کو بے توسط انبیا وحی احکام شریعت وعصمت ملنا اونکا من وجہ احکام شرعیہ مین تقلید انبیا سے بیناز اور انبیا کا ہمہ استاد ہونا **سیف** یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیسا حساب

شریعت **قولکم** قائل کچھ کہتا ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظہ فرمایئے
اقول حضور معاف یہان کچھ نہ بنی نرمی اوڑان گھائی پڑتالی کہ وہ کچھ کہتا ہے آپ کچھ
ذرا اوس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مگر جی آپکے یہان تو حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف
وتبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام آنے کے معنی معبود جاننا پھر یہان ملا دہان
سامی کیون نخاک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نبگالے مین وہابیت کا
وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیون کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
چھٹی ہوئی **قولکم** اس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین **اقول** اولاً
اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ من علی الکذبین کے حکم سے
خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سب کے مدعی ہین تو ان کتب معتمدہ مستندہ متداولہ مین ضرور
ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہہ سکتا ہون مگر ملا زمان
سامی جو اپنی ترنگ کی اُمنگ مین ٹرا بول بول گئے ہین اوسی پر مطالبہ کیون نکرون و
آپکی تکلیف گھٹانیکو بر سبیل تنزل کیون اوترون **ثانیاً** اوپر گزارش ہوچکا کہ وہ ایسے
تصوف کا قائل نہین **ثالثاً** آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو عیاذاً
باللہ کافر جانتے ہین پھر ایسون سے کیا استناد **رابعاً** یہان تو اس عذر کی گنجایش
ہی نہین وہ صراحۃً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ ندانی کہ اثبات
وحی وعصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے حسبین آپکے
نزدیک ادعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہین **خامساً** شاہ عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب وامام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مدظلہ العالی کا مدعا نو ثابت رہا حیف صد حیف شدید لعین بعید نماز بین بقصور
اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عنید سیف
یہ صراحۃً حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اونکی شان مین
ادنی گستاخی کفر قولکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہو تو کفر ہے
اور نصوص مین کا فرق بتاتا ہے نو نہین اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی اسکے
سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر سجدۂ شکر ادا کیجیے اسمٰعیل کی قبر پر
گھی کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی سنیے اور نیت تحقیر
ڈھونڈھیے پھر بیٹھے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو جب صاف
دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی تو کب سوجھیگی سو جھے تو جب کہ دلمین محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ع ہر سخن
وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت اوسوقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام
الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمٰعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو
تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیا للہ
الانصاف للہ الانصاف برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر
کوئی بے تہذیب شخص سرِ بازار مثلا ... کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر
پکارے تو وہان بھی ہمیشہ ولہیں سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر
منظور ہو یا نہین سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسمٰعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اٹھاکر

ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہان گنجائش رکھتا ہے جہان نفس لفظ دونون
پہلو تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال
ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ مسئلو ہم کہین خدائے
قہار کی لعنت اون ملاعنہ پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو
ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے
مقابل اون کے بد گو خبیث کی جانب داری کی اور آپ کہین ہین الا لعنۃ اللہ علے
الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین ایرعون
جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی رسولہ وآلہ وصحبہ اجمعین ثالثاً فرق
تصور نہین بتانا نو ظاہر مقصود مگر کیا تو ہین و تحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو
جسکے لیے سوق کلام ہوا ور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان
دیو دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی ۔ کلام اسمین ہے کہ اوس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا
سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمٰعیلی اسمٰعیل پرست فلانکو . . . پر
ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ . . . علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اوسکے پاسنگ
بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا ابھٹر نتی بل ڈاگ تھا اور . . . ابھی چند روز
کے پلّے ہین تو یہان یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور
ہے یا صرف ترتیبین کا فرق بتانا ہے ۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر رہے کہ اگر کوئی خاص اون کی تحقیر کے
لیے سوق کلام کرے جسمین اور کوئی مطلب ادا کرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی
کردے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صریح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت اقرار

قائل کیونکر متصور ہے اوسوقت اوسے تحقیر کہینگے ورنہ ہزارون گالیان اللہ ورسول
کو دی کفر نہین ہوسکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پر علم نہین
اگر اسیکا نام اسلام ہی تو ایسے مخترع شنیع فظیع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ و
انا الیہ راجعون۔ رابعًا اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمٰعیل
اسپر بوجہ آخر لزوم کفر بروجہ قاہر ثابت فرمایا اور اوسکے قول عناد وفساد اور حضرت
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق اقصوئین کی حقیقت کھلتی اور یہ
کہ اس تحریر مین ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا ورسول کو چھوڑ دیکر اسمعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق اصلا منظور نظر نہوا حیف نکلیگا دجال سو کہیگا اسمعیل سے کو
پھر ایک بادشاہ کیطرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اوسکے دلمین ذرہ بھر ایمان ہو سو
پیغمبر خدا کے اور اسکے موافق ہوا سیف یہ کھلم کھلا اپنے اوپر اتہام بیہودہ کفر کا اقرار ہو
کہ جب یہ یونہی زمانہ ہی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہین سب کافر بت پرست ہین
جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے فھو کما ہم مفتم بین وہی اختلاف ہے
جو بعض متقدمین سے منقول ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
اسمین کفر لازم نہین آج رہو تو لازم ہوگا جو کفر نہین اقول للہ خدارا کچھ ایمان و دیانت
سے بھی کام ہی یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہی اولا کیا آپ اپنی ایمان سے
کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرانے مین کسی دعلم نہین دی عقل ہی نے کبھی خلاف کیا
اوسے گزشتہ بتایا کسی نا سمجھ کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے مین جسے
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روے زمین کے مسلمان یا خود ہی ٹھہرانیوالا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا

ہان یوم تأتی السماء بدخان مبین مین علما مختلف ہین عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آنیوالا ہی عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر ہین گزر گیا ایمان سے کہنا
کیا اختلاف اسمٰعیلی کہ سب مسلمان کافر ہوگئے وہی اختلاف متقدمین ہی کہ دھوان
آگیا یا آئیگا کیا کسی محض بعلاقہ لگاؤ مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہوا ہے
اگرچہ اوس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام اصلا نہ آسکے دستا ویز مطلق ہے
کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل مین اختلاف کر دو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اُس اختلاف
سے صراحۃً کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی
کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا للہ وانا الیہ راجعون -
سرکار کیا اسیکا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہوا کرتا ہی خدا کو ایک جانکر
کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ہشتم ثانیا مثلا کوئی اسمٰعیلی کہے
ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان نحول لوٹ رحمان
یہ سب وقایع واقع ہولیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سو سب بخبر خدا کے فرمانیکے موافق
ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہوگا یہ بھی وہی اختلاف ہی جو بعض متقدمین مین ہوا
ہی کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اسمین کفر نہین بلنوا
توجروا ثالثا سرکار نے نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
نہ دجال لعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
ٹھہرا دیا جب وہ ہوا چلگئی تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول وس سے پہلے ہولیا اور دجال کا

خروج اوسنے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال ثانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی خذلہ الله
کو ٹھہرایئے یا ثانی نجدیت اسمٰعیل دہلوی علیہ ما علیہ کو مگر عیسیٰ مسیح ابن مریم کیسے بتایئے گا
کس خبر نبی کو رسول الله وکلمۃ الله وروح الله بتایئے گا یوں بھی لزوم کفر ثابت
ہوتے ہین ع قضائے نبشتہ نباید ستردن رابعاً تقویۃ الایمان صفحہ مذکورہ الا خلیفہ
ہوا اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اسی غرض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہان لزوم کا کیا محل صاف
التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام جلائیہ ہے اب وہ
احکام مبارک ہون جو سل السیوف کے صفحہ ۱۹ سے صفحہ ۲۰ تک ارشاد ہوئے جنسے آپ
اپنے اس خط مین لاصلاتام کو بھی تعرض نہ کرسکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز
دیکھا ہی نہین الزام خصم آپنے اچھے اُٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع
آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ولاحول ولاقوۃ الا بالله العلی العظیم قولکم ورنہ ایسے
لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین اقول کہیگا اسمٰعیل
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ تدو کا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو رسالہ اتفاق
ورود ادوہم. گزارش چہارم الحمدلله سرکار نے اپنے تفصیلی عذروں کا حشر بھی
دیکھ لیا اسے صدر و ختام و وسطاوی کلام ہین بہ دلایار اکیتین اور باقی ہین اونکی بھی ناز
برداری کرون اور بلا زبان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھون وبالله التوفیق قولکم

ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے. اقول اولاً کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے

اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا
دشوار ہے آپنے اسمٰعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہدینے کی جسارت
کی کیا آپکو اوسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اوسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
ثابت ہوا ہم کہینگے اوسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھکر حقیقی ہو جاتی
ہے کہ جیسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیا ایک شخص نے اعتقادا
بلکہ براہ ہزل و استہزا اسد و رسول و قرآن پر قہقہے اوڑائے اور دشنامین سنائین
کیا وہ کافر ہوگا یا نہین اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
قل اباللہ وآیته ورسوله کنتم تستہزؤن ۰ لاتعتذروا قد
کفرتم بعد ایمانکم کیا اسد اور اوسکی آیتون اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان الکوکبة الشہابیہ مین
ملاحظہ ہو اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت ہوگیا ظاہر ہے کہ ہزل
واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلا کوئی شخص براہ تمسخر ... کو گدھا کہے
تو وہ ہرگز ... کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثا اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے
اپنے آپکو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے با اینہمہ مندر
مین جاکر بتونکو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتونکی دہائی دے انھین کا پ
اونسے مدد مانگے آپکے نزدیک اسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ
اسلام ہی ثابت رہیگا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپنے اوسکے کفر پر
کیونکر حکم کفر لگایا اگر کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اسد تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہین افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلمہ ... ہمارے قبلے کیطرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو ایکے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من صلے صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی
له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته اب کہ آپنے اوسے کافر بنایا ایک مسلمان
کو کافر بتایا اور یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے
ہین ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما بر تقدیر ثانی جب امور مذکورہ کلمہ
خوانی وغیرہ کے ساتھ تیونکو سجدہ اونکی دوہائی اونسے استعانت نے ثبوت
اسلام مین خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر کہنے والے کیونکر
مشرک ہو سکتے ہین کیا یہ کلمہ خوان نہین یا ہمارے قبلہ کو نماز نہین پڑھتے یا ہمارا
ذبیحہ نہین کھاتے اور جب یہ مسلمان ہین اور ضرور مسلمان ہین اور [illegible]
ہین انھین کافر بنایا انھین اور ابوجہل کو شرک مین برابر ٹھہرایا تو بحکم حدیث مذکور آپ
کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر اسمعیل
جو چاہئے پسند فرمایئے۔ ہین نہین تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے سرکار ہی
کو کسیطرح کفر سے مفر نہین دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر
خطا مین غوث پاک وحضرت علی کے پکارنیوالونکو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاہ
کن را چاہ در پیش را لیکا او ہولحل انکار قلبی سے مراد اوسکا وجود نفس الامری یا ظہور
عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہوچکا شق ثانی پر ثبوت
کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت
کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہین نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
کہہ سکتے ہین تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ظاہر

نہ ہو جاوے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کہ یہ
ظہور اسمین محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جاوے خواہ یون
کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا ظہور عام ہے
کہ بطور مذکور ہو یا بذریعہ امارات و علامات اقوال و افعال یثبق اول صریح البطلان
وہ نہ لازم کہ سوا اون چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے
جیسے ابلیس و فرعون و ہامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکین کہ اُن کے باب مین نہ وحی آئی نہ ہمنے اونکے دل
چیر کر دیکھے نہ ہمین علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہان اور نہ اوسکے حکم کفر
باطل و ویران حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین و ضرور حق ہے
بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائین جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہین کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تقریر تلبیس المہاد رسید
کہ اسمعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہین وہ بھی انھین علامات و امارات کی بنا پر
ہین جنکا ثبوت بہ نشان صفحات اوسکی کتابون سے دیا گیا اور ملازمان سامی
نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علما کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ ندائے
بیمعنی و صدائے بے ہنگام یعنی چہ قوله ہلا شققت قلبہ الحدیث اقول اولا
شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہین لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سن لیا جسے حدیث
سمجھ لیی ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہین۔ پھر بھی غنیمت ہے یہ جری جسکی حمایت
مین سرکار یون دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صریح خلاف فرماتے ہین قرآن وحدیث کے معنی تو
اپنے جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دینا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے
اسکی نسبی معتقد پارٹی طائفہ ندوہ نے بنیا قرآن گڑھا ہل تستطیع ربک بالغیبۃ
کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نہی حدیث ہی گڑھی تھا بیٹھا سرکار نے یہ حدیث
سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا ابن سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد مین ایک کافر پر حملہ فرمایا اوسنے لا الہ
الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جانے پر
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے خوف
کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اوسکا دل چیر کر
کیون نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوسنے دل سے کہا ہو یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمین کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اوسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہین کہ علم غیب کی طرف
ہمین کیا راہ ہم اوسپر کارروائی کرینگے جو اوسکی زبان وارکان سے ظاہر ہو جسطرح
لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے یونہی
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مین گستاخی کرنے کذب الہی کو جائز کہنے
پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ کفر انکار قلبی ہے۔ **قولکم** آپ لکھتے ہین صراحۃً لازم کہ لے
بالفعل علم غیب نہین اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہین **اقول** تحقیق جواب
سابقًا معروض مگر افسوس کہ خانزادان صاحبی نے لزوم لزوم کا نام سنلیا اور اسکے
معنی اصلا نہ سمجھے محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہین دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہین فرماتے وہان لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی ہو
بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکی طرف مودی ہوجائے تو شخص بانیظر ظاہر اسلام
مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ ہوا یا خفائے لزوم کے باعث اوسکا لزوم
ہی نہ مانا او احتمال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
ہو جسمین نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجائش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم
و التزام کا جھگڑا آڑے آئے یہ جہل واضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف و نسیم الریاض
کی عبارتون سے گزرا من قال من اہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا
عند الکلفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے نہ فی الحال مفاد مراد نہین کانہم صرحوا
دیکھیے کہ حقیقی صریح مین نزاع نہین یہین کتابین مذکورین مین ہے من لم یر اخذہم
بمآل قولہم لم یر اکفارہم و قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم و نحن
و انتم ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ
یہان مآل دیکھیے یؤل دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار
لا نقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لا یؤل دیکھیے کہ ہنوز اوسے گنجایش انکار
نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ
جب چاہے کر لیجیے اسے سنکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھیگا کہ ابھی
معلوم نہین ہان معلوم کر لینا اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات
کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجایش انکار ہے اسے لزوم بین معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم اسیلیے
حضرت مجیب مد ظلہ نے صراحۃً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم
اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃً اور اسکے بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً

اللہ تعالیٰ کیطرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دینی لزوم بھی مان لین تو کفر ہو
تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر منائین مثلاً کوئی شخص پیر کو خدا کہے نہ بایں معنی
کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہی بلکہ یون کہ جسے اللہ کہتے ہین وہ یہی ہے یہی خدا ہی
اسکے سوا کوئی خدا نہین اب سرکار سے استفتا ہی کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہین اگر کہیے
نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے ہان
تو جناب کسلیے ہان آپ فرما چکے ہین کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو
بشرطیکہ نص قطعی صریح ہو یہان کونسی نص مین آیا ہو کہ زید خدا نہین اور اس منطوق
صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیگا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو لزوم سے
نہ التزام اور آپ فرما چکے ہین کہ لزوم سے کفر ثابت کرنا یہ طریقہ اصول اسلام کے
بالکل خلاف ہی بالجملہ اُسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
خود آپکی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک مفر کدھر ہے۔ کیا خوب
مین مثال فرض کیون کرون سرکار نے خود ہی جو خاتمہ مین فرمایا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت
ہو جاتے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے ہین انکے
کفر و شرک [illegible] فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپکے جواب مین وہان کفر گنا ہین اور انہین سب سخت تر
یہی ہین مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقہ لزوم و التزام پر یہان کفر نہین نکلتا تو
آپنے بلا وجہ محض لزوم سے مسلمانونکو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام بنے اور
احادیث صحیحہ کے حکم سے بارہا احد ہما کے مستحق ٹھہرے اگر اپنے لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
صحیحہ سے کفر ثابت ہو جاتے تو مجکو انکار نہین شاید انکار نہ ہونگے یہی معنی سمجھے کہ آپکا کفر قبول و
منظور [illegible] کردہ ہیبا ثبت۔ بالجملہ کفریۂ اولیٰ مین علم قدیم الٰہی کا انکار کلام اسمٰعیل سے ہرگز لزوما

ثابت نہیں بلکہ بالیقین التزاماً ہی آپ اپنا لکھا یاد فرمائیں کہ علم قدیم کی نسبت
اختیار کی صراحت ہوئی تو علم الٰہی چنداں مضائقہ نہ تھا اور حضرت مجیب فاضل کا
اسپر بھی تکفیر فرمانا اوسکا وہ منشا ہے جسکی بنا پر محققین نے طائفہ مذکورہ کو
صرف بد مذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا اسمٰعیل بھی اس قول باطل میں یقیناً
انھی گمراہ طائفے کا ہے وہ کہنے بہ ضلالاً مبیناً و لکم یہ معنی کہ جنت و نار و ملائکہ و کتب
آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکالے ہیں
جنسے کفر ثابت نہیں ہوسکتا اقول سرکار نے دینچہ تک کیطرح یہ لزوم لزوم کا
سبق خوب یاد کرلیا ہی محل ہو یا نہو اُسکی رٹ لگا دیتے ہیں اوسکا قول تعالٰی اللہ
کے سوا کسیکو نمانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نمانو۔ اسمیں سوا کسیکو
نماننا یہ سلب کلی ہیں جو تمہیں لفظ تھے اور ونکو ماننا محض غلط ہی یہ ایجاب کلی ہی گیا ان
تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول ایجاب ان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم
آجاتا ہی کیا عام کے نیچے اُسکے افراد کسب صریح لفظ داخل نہیں ہوتے بطور لزوم
سمجھے جاتے ہیں سکار سمجھے جو عقل کے موافق فرمایا کرمیں یا مخالف دین و عقل دونو
لزوم نہیں التزام ہی یہاں دقیقہ یہ ہی کہ کوئی کافر سا کافر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہی تو انکا ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردۂ تاویل میں مثلاً
صاف صاف کہدے کہ حشر جھوٹ ہی جنت غلط ہو نار باطل ہی تو ہر جاہل سا جاہل
مسلمان اُسکا کفر سمجھ جاتے جال میں نہ آتے لہٰذا ان انکار نہیں کیطرح کرتے ہیں یوں
کہ حشر ضروری حق ہی مگر اُس سے مراد حشر ارواح ہی نہ حشر اجساد جنت و نار ضرور ہیں
مگر کچھ روحی لذت و الم ہیں یہ مکانات ملائکہ قوت باطنی کا نام ہی ابلیس قوت بدی جن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بلندی وغیرہ ذلک جب علامہ ضروریات مین جدال مجرب مثال پڑا اور
اونکی غرض فاسد کا مساعد تو خاص خص الخواص یعنی نفس کلیہ علیہ سے شبہہ کھلم کھلا انکار اونکی عادات
ونمایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادہ مین شبہہ نے راہ پائی اور جن کی عادات
محتاط مین وتقیہ رس محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی مگر لیت سیدہ ہمارے علما کی شدت اختیار
دیکھا وہ بدگو مفتری اپنے افترائے تعقیب تکفیر کو میٹھ کر رہے و بحمد اللہ تو لکم جناب رسول
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین ومحبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال
تعظیم وتکریم کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا
اقول الحمد لا غنیمت ہی کہ آپنے اون الفاظ کا ونمنشی مین بہت تبدیل وتخفیف کی تکرار
مطلب تو سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبیہ
حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد مین تقبیہ کلام سل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا ورسول سے تشبیہ
ومشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض وواجب کرنیوالے ٹھہرتے ہین نماز مین الحمد وغیرہ
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہی بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام وتوہین
تکفر ہوئی جاتی ہی مگر یہ کیا کفریہ ہونیکو کافی ہینت یا بنگا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہوئے محبوب العلمین
کیون ہے خدا نے اونکی تعظیم وتکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمانون کو مسلمان
کیون بنایا اگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرما رہا ہی کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموگا غیر
تصور کو حاصل ہی کہ یہ زیادہ تر ہی تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس مشابہت
تو منفر نہین پھر کیا شرک کی مشابہت بھی حرام ہی کہ خوب کسرت ہو زیادہ تر یہ من تشبہ بقوم

فہو منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
کر دی اور کچھ نہ سہی تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں
ہو سکتی کہ فعل اختیاری کے لئے متقدم تصور بوجہ ما صادر نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق بفائدہ
بھی ضرور جیسے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے معاذ نہیں
سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول بت کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولکم
بہتر چاہئے کہ نفس دلائل پر نظر کیجائے اقول یہی فقط تو سرکار نے بنائی ہر قول کے ساتھ جو دلائل
مذکور تھے اونکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولکم صرف اولی وعدم اولی غایت فی
الباب جواز وعدم جواز کا اختلاف رہجائیگا اقول سرکار زبان آگے بارہ ہل چلتے ہیں کسیکی
کفریہ سے پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یوں دامن کشاں گزر گئے گویا دیکھے ہی
نہیں اور بعض جگہ صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کر لیا اور جہاں کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ مطلب سے
محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھے جنکی
تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسے اولے وعدم اولے کا اختلاف بتاتے ہیں یہ نفرمایئے کہ
لزوم کفر و ضلالت بد دینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ہاں تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ
فقہا و متکلمین ہے قولکم جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اقول ائمہ و علمائے
سابق زمان ہی کے اقوال سے احکام کفر و لزوم کفر ثابت کیے ہیں جنکا آپ کچھ جواب دے سکے
پھر کسی کا قول لزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ ڈھونڈنا شد کہ سب بیدینوں بد دینوں سے انکا
فرض و داد ایمان یہ نہو تو ایمان مدار و نماز روزہ اکارت قولکم مومن لعان نہیں ہوتا اقول لا
مگر حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعان مومن ہوتا ہے رسالہ چھپا ہوا آپکے سامنے موجود
ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے محتاطین کا یہ ادب ہے

زبان میں اسمٰعیل نے خود پہلے اقرار کیا کہ میں نے یہ الفاظ عجلت میں لکھے ہیں ظاہر ہے کہ عجلت
میں بیان صاف کیا ہوگا تو پھر حضرت نے فرمایا ہی کہ العجلة من الشیطان تو تم ہی غور کیجئے کہ ایک
منتقب کریں تو تمام علماء ہندوستان کے دہلوی کے کفر میں القول الاول واقعی نہایت عجلت ہوئی کیونکہ
اپنی فضل و فہامت میں اصلیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ علماء ہندوستان کے اقوال آپ نے
نقل کیے جس سے یہ غرض حاصل ہوئی کہ شاید علماء ہندوستان سے خود اپنی ذات مراد لی ہو تو اس عجلت میں
یہ دو صفحے کی تکلیف بھی ناحق اٹھائی اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر تھا یہ مطلب و غرض
مقصد بھی حاصل ہو جاتی تھا ثانیاً بیان تکفیر کا ذکر خود تھا اور انکی ضلالت پر تمام علماء اہلسنت
حنفی و غیر حنفی سب ہی متفق اشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین خان صاحب دہلوی وغیرہ معاصرین
اسمٰعیل کے تابع ادراک اور بعد کے فتاوی و رسائل مخفی نہیں یا آپکی طرز ادا یہ کہو کہ تمام علماء و فضلاء
ہندوستان کے مرید دہلوی کی طرح نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے ضلال و بطالت ملی ہے وہ مجبور
معذور ہیں وہ مثل یہود کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو داخل ایمان سمجھتے
ہیں اور عجب عجب تاویلات و تسویلات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جسکو
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثاً یہ ہندوستان کی قید احترازیہ نے اپنے
جہلا کو نکالی کہ حرمین طیبین کے علماء و فضلا آپکے اس دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں انکے معتمد
فتاوی مطبوعہ و مخطوطہ سے ظاہر ہو لکم بعض علماء جنکو بطور ورثہ تکفیر وغیرہ ملی ہے اقول وغیرہ میں
تضلیل و تفسیق بھی داخل کردی تفصیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہو چکی مگر یہی جن کا
بالکل پتہ نہ تھا اور تفسیق کی تجویز خود کلام سائل میں ہے کہ تم نا واقف ہو کہ جواز و عدم جواز کا
اختلاف ہے جائیگا عدم جواز کا اور یہ صغیرہ اور صغیرہ وبعد اعتبار کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق ہے اور اسی طرح کا
اعتبار دین الصحیح میں کسی گمراہ بددین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا دیوں کا ایمان ہے

مگر یہ سلف وخلف اہلسنت کے خلاف وتسویل شیطان ہے قوم کو مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اقول نامستحق ہونا آپ ثابت نہ کرسکے اور مستحق کی تکفیر وتضلیل واخراج
اسلام وسنت ہو رہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ہو بھی انتہا دیکھا یہ وہابی آپ
صاحبونکی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنیوالونکو بدتر
مثل ٹھہرائیے اور اسکے برا کہنے کو تبرئ روافض سے تشبیہ دیجیے قوم جسکو کوئی عالم ربانی پسند
نہین کرتا اقول وہان ہندوستان کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہوگیا ذ تعالی احزبین
طیبین کا واہ بچا لیے ہوئے مین عرض کرون سرکار کا یہ کلام ظاہر یعنی بیحث خون انقلاب وسودا
تعصب وصفرائے اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ مسائل
بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہوجائے تکفیر مبنی للمفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب وشتم
مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیا واولیا کی توہین وتنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات
کفریہ اور بطور ورثہ اسلیے کہ وہابیہ ابنائے اسمعیل ہو حقیقی نہین بلکہ نبوت مذہبیہ ہے جسکی
بنا پر اسی بابا النجدیہ والی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہوئے کہ بعض علما وہابیت شعا جنکو بطور
ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ وبدمذہب ٹھہرائے جانیکی دولت ملی ہے
وہ بوجہ بیسوادگی اتباع اسمعیل وخلفائے اسمعیل مین مجبور ومعذور ہین وہ ان گمراہون کے سب
شتم کو جوانھون نے حضرات انبیا واولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین کیے ہین مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات وتسویلات سے اسمعیل واسمعیلیہ کا ہر مقال کفر مآل ہی چلتی بنات
کرتے ہین کبھی نبی ماننے کے معنے معبود ٹھہرانا کبھی صرف وقوع کذب مین جتنا احتمال تھا جواز
کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ متقدمین کا اختلاف
بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین اور ان لگائی

بتانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہند و عرب روم وشام و مصر وغیرہ سائر بلاد دارالاسلام مین
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اوسے ضلالت پرستی اور نشئہ
تعصب کی سیاہ مستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح و منیر خدا کرے آپ
اسے قبول کرین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کرین ابدالآباد دو ولی الاباد قولکم
مجکو جواب رسائل فرمانیکی ضرورت نہین اقول قصور معاف سکرنے وہ مثل سنی ہے کھوری
کیون لیتے ہو۔ شیرے سے رہینگے الخ قولکم ہان اس اجمال کو دس بیس جز مین مفصل عرض
کرسکتا ہون اقول ہان سالے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحون مین
اتنے کفریات تازہ دیے ہین دس بیس جز مین کہانتک پہنچیگا دو صفحے پر ہم سے دو جز
لکھوائے ہین اس بیس جز پر کتنے مجلد لیجیے گا قولکم امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب
کی فکر نہ کرینگے اقول تقصیر معاف کبکر نخب لذیذ النکاح ؟ وتھرب من صولۃ
الناکح ؟ قولکم ہان اگر صرف قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو مجکو انکار نہین اقول اللہ اکبر سرکار سے بڑی چوک ہوئی دعوے قطعیت بھول گئے متواترہ
کہیے اور مہربانی فرماکر ان سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہے اللہ تعالی کا مرجانا
ممکن (۲) دو خدا ممکن بالذات ہین (۳) عالم کے بہت اجزاء غیر ارض و سما قدیم و
ازلی ہین (۴) خدا کی جورو تو نہین ہان کنیز سریہ جنہین حرم کہتے ہین بہت سی ہین معاذاللہ
وہ انکے ساتھ شب باش ہوتا ہے مگر عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لہوا
لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہین (۵) خدا کے چھ مونہہ ہین چار
پورب پچھم اوتر دکھن اور ایک اوپر اور ایک نیچے اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے یہی معنی ہین۔
(۶) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا اللہ اکبر کوئی لمبی سی لمبی چیز اوسکے ایک رونگٹے کی مثل نہین

پیش نظر رکھیے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث قاطعہ ثابت ہونا ثابت کرتے جایئے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہہ اپنے ہی اقرار دین سے مسلمانون کو کافر کہنے والے نکلتے ہین **قولکم** صرف اعتباری فرق بتاتے ہین **اقول اولاً** آپکے طور پر کہون فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے انھین لگا نہ جاو نہین **ثانیاً** کتب تصوف کا نام لیکر بلکہ بغیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہین لکھکر مسئلہ وحدت وجود ماننے والونکو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپکے ایمان و امانت کی نشانی ہے واقعی وہ دعوے تو اسلیے تھے کہ اسمٰعیل کے سر سے بزور زبان بلا ٹلے مصطفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدگویون کے تصوف و کمال کا دھندا چلے ورنہ صوفیہ کرام پر اعتقاد تو اتنا ہے جو یہان ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جانین حقیقت و تعین مین فرق کیا ہے اور مطلق و متعین مین کیا اور یہان اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات و اضحہ پیش پا افتادہ مین کہ عقول دانیہ کی الف بے مین ٹھوکر کو قدم قدم پر سکندری اور متشابہات عالیہ مین کہ طور عقل سے ورا الورا ہین یہ ادعا طالع سکندری چادر سے زیادہ پاؤن پھیلانے چھوٹا مونھ بڑی بات نہ گایئے ایاز قدر خود بشناس ؎ تو کار زمین را نکو ساختی

کہ با آسمان نیز پرداختی ؎ ماذا اخافنک یا مغرور فی الخطر * حتے ہلکت فلیت النمل لم تطر * **قولکم** اور حضرت غوث پاک کو ہر وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو پکارتے ہین **اقول اولاً** مستقل قادر اور متصرف بالذات بے عطاء الٰہی جانکر یا جارحہ قدرت الٰہیہ فیاود ان فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانون پر اسکا اتہام لگانا اور آپکے اسمٰعیل کا افترائے قبیح و ظلم تام ان بندگان خدا کی اسکی تصریح کی یہان ذا الزام در کنار لزوم بھی نہین مگر بزور زبان مسلمانون کا کافر بنانا او یحکم احادیث صحیحہ

آپ تمغائے کفر پایا ضرور ثانیا ناظم ہرین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
پکارنا تو قطعی کفر اور اونھین غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار۔ ذرا غوث کے معنے
تو فرمائین یہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدے اپنی
مصیبتوں مین اوس سے فریاد کرین اور وہ انکی فریاد کو پہنچین دیکھو حبت آپ یون قائم ہوتی ہی
حضور غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے مین آپنے اونکے غلامون
کو کافر بنایا تھا اوسی فقرے مین اوسی زبان مین بعینہ اوسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر
آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر پلٹا و بید الحجۃ السامیہ اتنا افسوس رہگیا کہ جسطرح آپنے
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث پاک لکھدیا یون ہی جی کڑا کر کے
حضور سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو مشکلکشا لکھجاتے تو
آپکے کفر کی اور بھی مشکلکشائی ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمعیل کے
اکابر و پیشوا لکھ گئے ہین مگر ہان وہان تو ایک کفر کے چھینٹے ہین اگلے پچھلے چھوٹے بڑے
سب پھر پڑے ہین ذرا رسالہ اکمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ و نہیا الامۃ عن صلاۃ الاسرار ۱۳۰۵ھ ۱۳۰۱ھ
وغیرہما تصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی ملاحظہ ہون **قولکم** نقل صیاد **اقول**
نقل سے بہت گھبرائے سرکار جہل ہی بدعت ہی نہ زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہین ہو سکتا
قولکم مساجد چھوڑ کر قبور آباد **اقول** کیا خوب سرکار اپنے اطلاقون کو دیکھتے جائین کہ
وہابیت کی حد سے بھی اونچے جاتے ہین یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپکے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی
ہی **قولکم** عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین **اقول** کیا آپکے ہمعین کسطرح کہ خدا کا
علم قدیم نہین وہ بالفعل جاہل ہے اوسکا علم اختیاری ہی اوسکا کذب جائز ہے رسولون کو
ماننا محض خبط ہی وغیرہ وغیرہ **قولکم** مرید ہونا فرض **اقول اولا** فرض بمعنی مہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض بمعنی مصطلح شرعی بولے
تو بیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر آیۂ وابتغوا الیہ الوسیلۃ
اور فاسئلوا اھل الذکر سے تمسک کرکے کوئی شخص دعوی فرضیت کرے تو آپ کس آیت کس حدیث
قاطعہ سے یقیناً الزاماً اوسکا کفر ثابت کرسکتے ہین سرکار زبان سے کہدینا سہل ہے ثبوت دیتے
دام کھلتے ہین قولکم ایکبار فاتحہ درود کردینا اقول بہت خاصے یہ بھی کفر ہے جی ہان
کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سالہ نذور مین بدعت حسنہ
لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل یا بعین خلل انداز ہی تو آپ ہی
کفر ہوئی قولکم احکام شرع کی تحقیر کرنا اقول کیا اسمعیل سے بڑھکر کہ وہان احکام
درکنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیر ہی اسکا اللہ عزوجل فرمائے کہ ملئکہ و انبیا کو مانو
تو مسلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خبط ہی قولکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر۔ ہان ہین سمجھا اوسمین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علما تو
آپکے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ اور آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر دھڑ تک پہنچتی تھی لونا بری
لگی قولکم ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمعیل نے کلام
الٰہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپا کر اپنا کلام
جھوٹا کردے تو حرج نہین خدا کا کلام فنا ہوسکتا ہی (دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی
اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحن السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ
سے دیکھینگے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے آنکی
نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اسکی عزت و وقعت ہی کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض
کرے اوسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کا

نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف وخرد سے بیگانہ ہو بیٹھے **قولہ** ایسے لوگون کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلہ کو کیا کچھ فہمائشین کی ہین کیسے فتاوے اون کے رد مین تحریر فرماتے ہین سرکار علماے سنت آپکے سکھانے کے نہین ہان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کافر بنانا انھین نہین آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علماے سنت بحمدہ تعالی ہر افراط و تفریط سے پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہین وللہ الحمد الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ روز جان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم کو ختم ہوا اللہ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت سے دارین مین کامل مستفیض فرمائے اور اس عجالے کو باعث ہدایت مخالفین و استقامت اہل حق بنائے آمین آمین آمین وصلے اللہ تعالے علی سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ واولیاءہ اجمعین

والحمد للہ رب العلمین

تمت

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

بار اول ٨ شعبان [illegible] کو شائع ہوا تھا جسکے نسخے نہ رہے اور طلب اہل شوق بکثرت تھی لہذا دوبارہ حسب الحکم مجلس علمائے اہلسنت مطبع اہلسنت نے چھاپ کر شائع کیا ۔ جمادی الآخرہ سنہ [illegible] ٭ ٭ ٭